ملاصدرااور علامہ طباطبائی کے نزدیک معادِ جسمانی: ایک تقابلی مطالعہ

Resurrection of the Body According to Mulla Sadra and Allama Tabatabaei:A Comparative Study

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Sajid Ali Gondal
MPhil (Tafseer & Quranic Sciences) Mustafa International University, Qum, Iran.
E-mail:sajidaligondal55@gmail.com

Abstract:
In the history of affirming the basic Islamic beliefs, affirming bodily resurrection has always been a fundamental challenge for philosophers and theologians. Mulla Sadra and Allama Tabatabai are two Muslim philosophers who tried to untangle this issue in their own ways. Mulla Sadra addressed it through his philosophical innovations, while Allama Tabatabai clarified issues related to bodily resurrection using rational arguments alongside the interpretation of Quranic verses in the Quran-by-Quran style. This paper not only uncovers and explains the discoveries of these two philosophers regarding the concept of human resurrection but also provides a complete review of their shared and differing views on this matter. Similarly, it examines how these two philosophers address certain well-known doubts about bodily resurrection, like those involving reasoning and sensory perception. Additionally, this research also looks into what Mulla Sadra and Allama Tabatabai consider to be the philosophical and Quranic understanding of human reality.

Highlighting the concepts of the afterlife, the elemental body, and the archetypal body, the scholar critically examined the ideas of these two philosophers using both physical and digital resources, employing rational reasoning and the method of

combining the apparent teachings of the Quran and Sunnah. Their agreements and differences were pointed out. Along the way, views and theories of other theologians and Muslim philosophers were also mentioned in various contexts, and if anyone raised objections to some of the ideas of these two figures, those objections were also addressed.

The author's finding is that regarding bodily resurrection, Mulla Sadra and Allama Tabatabai are in agreement on three fundamental issues; among them is the idea that after death, a person's worldly physical body will disintegrate, but there will be a body that exists with the soul suitable for the hereafter; many of the requirements associated with worldly bodies will be absent. According to this article, if in the world of the afterlife, the human soul necessarily accompanies a body, in this sense resurrection will definitely be bodily; however, this body will not be exactly the same worldly physical body, but something like it. Yet this resemblance will be such that there is a tangible presence in both worldly and otherworldly bodies. This article also explains this tangibility.

This essay not only looks at the shared ideas of Mulla Sadra and Allama Tabatabai but also goes into detail about their differing views. The writer claims that some contradictions can be observed in Mulla Sadra's ideas, whereas this isn't the case with Allama Tabatabai. On the contrary, Mulla Sadra made more use of philosophical principles compared to Allama Tabatabai and showed more clarity in explaining and proving issues.

Keywords: Bodily Resurrection, Mulla Sadra, Allama Tabatabai, Ideal Body, Heavenly Body.

خلاصہ

بنیادی اسلامی عقائد کے اثبات کی تاریخ میں معادِ جسمانی کا اثبات ہمیشہ فلاسفہ اور متکلمین کے لیے ایک بنیادی چیلنج رہا ہے۔ ملاصدرا اور علامہ طباطبائی دو ایسے مسلمان فلسفی ہیں جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں اس مسئلہ کی گتھیاں

سلجھانے کی کوشش کی ہے۔ ملا صدرا نے اپنی فلسفیانہ جدّتوں کے ذریعے تو علامہ طباطبائی نے عقلی استدلال کے ہمراہ قرآنی آیاتِ قرآن کی تفسیرِ قرآن بالقرآن کے اسلوب کے تحت معادِ جسمانی کے مسائل کو واضح کیا۔ زیر نظر مقالہ میں انسانی معاد کے تصور کے بارے میں ان دونوں فلاسفرز کی دریافتوں کو نہ تنہا کشف و بیان کیا گیا ہے، بلکہ اس باب میں ان کے اشتراکی اور اختلافاتی نظریات کا بھی مکمل جائزہ لیا گیا ہے۔ اسی طرح اس امر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ یہ دونوں فلسفی، معاد جسمانی کے حوالے سے شبہہ آکل و ماکول جیسے بعض معروف شبہات کا کیسے ازالہ کرتے ہیں۔ ضمنی طور پر اس تحقیق میں اس امر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے کہ ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے نزدیک، انسانی حقیقت کا فلسفی و قرآنی تصوّر کیا ہے۔

معاد، عنصری بدن اور مثال بدن کے مفاہیم اجاگر کرتے ہوئے، فاضل مقالہ نگار نے سخت و نرم منابع (Physical & Digital Resources) سے استفادہ کرتے ہوئے عقلی استدلال اور ظواہر کتاب و سنّت کے ائتلاف کے منہج کو بروئے کار لا کر ان دونوں فلسفیوں کے نظریات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے اور ان کے اشتراک و اختلاف کو اجاگر کیا ہے۔ ضمنی طور پر عموم متکلمین اور مسلمان فلاسفرز کی آراء و نظریات بھی مختلف مناسبتوں سے بیان کیے گئے ہیں اور اگر کسی نے ان دو شخصیات کے بعض نظریات پر قابلِ ردّ اشکال کیا ہے تو اس اشکال کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

مقالہ نگار کی دریافت یہ ہے کہ معادِ جسمانی کے حوالے سے ملاصدرا اور علامہ طباطبائی ۳ بنیادی امور اور مسائل میں ہمفکر و ہمنوا ہیں؛ منجملہ یہ امر کہ موت کے بعد انسان کا دنیاوی عنصری بدن متلاشی ہو جائے گا، لیکن نفس کے ساتھ ایک ایسا بدن موجود ہو گا جو نشأۂ اخروی کے مناسب ہو گا؛ جس سے بہت سے وہ لوازم سلب شدہ ہوں گے جو دنیاوی ابدان کے لوازم شمار ہوتے ہیں۔ اس مقالہ کے مطابق، اگر عالمِ آخرت میں، انسانی نفس کے ہمراہ جسم کا ہونا حتمی ہے اور اس معنی میں معاد حتماً جسمانی ہو گی؛ لیکن یہ جسم بعینہٖ یہی دنیوی عنصری بدن نہیں ہو گا؛ بلکہ اس کے مثل ہو گا۔ تاہم یہ مماثلت ایسی ہو گی جو دنیوی اور اخروی اجسام و ابدان میں عینیّت کے ہمراہ ہو گی۔ اس عینیّت کی وضاحت بھی اس مقالہ میں پیش کی گئی ہے۔

اس مقالہ میں ملاصدرا اور علامہ طباطبائی کے ان مشترک نظریات کے بعد ان کے اختلافی نظریات کا بھی تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے اور مقالہ نگار مدعی ہیں کہ ملاصدرا کے نظریات میں بعض تناقضات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے؛ جبکہ علامہ طباطبائی کے ہاں ایسا نہیں ہے۔ برعکس، ملا صدرا نے علامہ طباطبائی کے مقابلے میں فلسفیانہ قواعد سے زیادہ استفادہ کیا ہے اور مسائل کے بیان اور اثبات میں زیادہ صراحت کا مظاہرہ کیا ہے۔

کلیدی کلمات: قرآن، معادِ جسمانی، ملاصدرا، علامہ طباطبائی، بدنِ مثالی، بدنِ اخروی۔

1۔ مقدمہ

آسمانی ادیان کے اعتقادی اصولوں میں سے ایک بنیادی اصل روزِ قیامت انسان کا اپنے اعمال کے حساب کے لیے دوبارہ اٹھایا جانا ہے، جسے معاد سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اس کی کیفیت اور نوعیت کے بارے میں فلاسفہ نے مختلف آراء اور تفسیریں پیش کی ہیں۔ قرآنِ کریم کی دو ہزار سے زیادہ آیات کا معاد کے موضوع سے اختصاص اس امر کی دلیل ہے کہ دینِ اسلام میں اس اصل کو نہایت اہم اور حساس مقام حاصل ہے۔[1] دوسری طرف، موت اور معاد پوری تاریخِ انسانی میں انسان کی دائمی فکری تشویش رہی ہے۔ موت، تناسخ، اکل و مأکول کے شبہہ، اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی جیسے مسائل کا قدیم یونانی فلاسفہ کے درمیان پایا جانا بھی اس موضوع کی اہمیت پر واضح شاہد ہے۔[2] بحثِ معاد کے مسلمہ اور نہایت چیلنجنگ پہلوؤں میں سے ایک معاد کے جسمانی ہونے کا مسئلہ ہے، جس نے ہمیشہ سے فلاسفہ اور مفکرین کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھی ہے۔ اسلامی فلاسفہ نے بھی قرآنِ کریم کی پیروی کرتے ہوئے معاد پر فلسفیانہ بحث کی ہے۔ نفس کے مجرد ہونے کو مد نظر رکھتے ہوئے معادِ روحانی پر برہان قائم کرنا نسبتاً آسان تھا، لیکن معادِ جسمانی اور دنیا و آخرت کے بدن کے درمیان فرق کی توضیح میں انہیں سنجیدہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔[3] ملا صدرا کے نزدیک معادِ جسمانی کے اسرار تک رسائی ان علوم اور مکاشفات میں سے ہے جن کا ادراک عقلِ نظری کے لیے ممکن نہیں۔[4]

یہی وجہ ہے کہ ابنِ سینا جیسے عظیم فلسفی نے قیامت میں انسان کے دوبارہ اٹھائے جانے کی کیفیت کو بیان کرنے میں صرف شریعتِ مقدسہ پر اعتماد کیا اور عقلی دلائل کے ذریعے معادِ جسمانی کو ثابت کرنے سے قاصر رہے اور اس سلسلے میں سکوت اختیار کیا۔ ملاصدرا سے پہلے کوئی فلسفی معادِ جسمانی کے اثبات پر عقلی برہان قائم کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا تھا۔ ملاصدرا نے معادِ جسمانی کے اثبات کے لیے فلسفیانہ اور وحیانی دونوں طریقوں سے کوشش کی اور اپنے فلسفیانہ نظریات، جیسے حرکتِ جوہری اور اصالتِ وجود، اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انسان کے اخروی بدن کی کیفیت کو واضح کیا۔ انہوں نے خود کو معادِ جسمانی کے اثبات میں فلاسفہ کا پیش رو قرار دیتے ہوئے کہا: "جو کچھ خدا کے فضل و رحمت سے اور اس کے فیض وجود سے ہمیں مبدأ و معاد کے اسرار کے خلاصہ میں حاصل ہوا ہے، میرا گمان نہیں کہ مشائی فلاسفہ یا ان کے متاخرین میں سے کسی نے اسے حاصل کیا ہو، اور نہ ہی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اہلِ مکاشفہ اور عرفان میں سے کسی معروف شیخ نے اسے محض بحث و برہان کی قوت سے ثابت کیا ہو۔"[5]

دوسری طرف علامہ طباطبائی، جو فلسفہ میں ملا صدرا کے افکار سے گہرا اثر قبول کرتے ہیں اور بہت سے فلسفیانہ اصولوں میں ان کی آراء کو حجت مانتے ہیں، معادِ جسمانی کے مسئلے میں بھی ملا صدرا کی طرح فلسفیانہ اور وحیانی

دونوں اسالیب سے استدلال کرتے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس موضوع کو اس انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے جو عام لوگوں کی فہم کے بھی قریب ہو۔

2۔ اسلوب تحقیق

زیرِ نظر مقالے میں دونوں جلیل القدر مفکرین کے فلسفیانہ و تفسیری نظریات کے تفصیلی جائزے کے ساتھ ساتھ ان کے باہمی تقابل کو موضوع بنایا گیا ہے۔ مقالے کی تیاری میں روایتی (Physical) لائبریریوں اور جدید ڈیجیٹل منابع (Digital Resources) دونوں سے یکساں مدد لی گئی ہے۔ متن کی تشکیل میں بنیادی تکیہ دونوں مفکرین کے منابعِ اولیہ (Primary Sources) پر ہے، جبکہ تفہیمِ موضوع کے لیے معتبر ثانوی مآخذ (Secondary Sources) اور دیگر اہلِ فن کی علمی تصانیف کو بھی پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ اس تقابل و محاکمے کا بنیادی منہجی معیار عقلی استدلال اور ظواہرِ کتاب و سنت کا باہمی ائتلاف (Synthesis) ہے، تاکہ برہان اور وحی کے مابین حقیقی علمی توازن کو برقرار رکھا جاسکے

3۔ سوالاتِ تحقیق

1. ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے نزدیک انسانی معاد کا تصور؟
2. علامہ طباطبائی معادِ جسمانی کی تفسیر میں ملا صدرا کے فلسفیانہ نظریات کے پیرو ہیں یا انہوں نے ابتکاری نظریات پیش کیے ہیں؟
3. دونوں مفکرین کے اشتراکی و اختلافی نظریات کا جائزہ؟
4. ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے نزدیک انسانی حقیقت کی دنیوی اور اخروی تصویر یکساں ہے یا متفاوت؟
5. ملا صدرا اور علامہ طباطبائی معادِ جسمانی سے متعلق شبہات (جیسے آکل و ماکول اور اعادہ معدوم) کا ازالہ کیسے کرتے ہیں؟

4۔ مفہوم شناسی

مقالے کے تفصیلی مباحث میں داخل ہونے سے پہلے چند اہم اصلاحات سے آشنائی ضروری ہے۔

1. **معاد**: لغوی طور پر لوٹنے کی جگہ یا واپس ہونے کے معنی میں ہے۔ اصطلاح دین و فلسفہ میں موت کے بعد انسان کا جزا و سزا اور حساب کتاب کے لیے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرنا معاد کہلاتا ہے۔

2. **عنصری بدن**: اس سے مراد انسان کا یہی موجودہ مادی اور دنیوی جسم ہے جو مادی عناصر (مٹی، پانی، ہوا اور آگ یا کیمیائی عناصر) سے مل کر بنا ہے۔ یہ جسم مادی کثافت، وزن، حجم، زمان (وقت) اور مکان (جگہ) کے قوانین کے تابع ہوتا ہے اور موت کے بعد رفتہ رفتہ گل سڑ کر دوبارہ انہی مادی عناصر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ روایتی کلامی نقطہ نظر کے مطابق، معادِ جسمانی میں یہی مادی عناصر سے بنا ہوا بدن بعینہٖ دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔
3. **مثالی بدن**: جسے بدنِ برزخی یا اخروی بھی کہا جاتا ہے سے مراد وہ لطیف جسم ہے جو مادی عناصر اور کثافت سے تو پاک ہوتا ہے، لیکن مادی بدن کی شکل، صورت، مقدار اور ابعاد (ڈائمینشنز) کا حامل ہوتا ہے۔ یہ جسم بالکل خواب میں نظر آنے والے جسم کی مانند ہوتا ہے، جس کا وزن یا مادی وجود نہیں ہوتا لیکن وہ دیکھنے میں بعینہٖ مادی انسان جیسا ہی دکھائی دیتا ہے۔ ملا صدرا کی حکمتِ متعالیہ کے مطابق، آخرت میں نفس اسی لطیف اور غیر عنصری بدنِ مثالی کے ساتھ محشور ہو گا جو دنیوی جسم کا ہم شکل (مثل) ہو گا۔
4. **شبہہ آکل و ماکول**: "یہ معادِ جسمانی کے انکار پر ایک قدیم و مشہور ترین اعتراض ہے، کہ اگر کوئی انسان مر جائے اور اس کے اجزاء کوئی اور انسان یا جانور کھا لے تو مرنے والے کے وہ اجزاء، کھانے والے جانور یا دوسرے انسان کا جزو بن جاتے ہیں؛ لہٰذا حشر کے دن جب جسموں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا تو یہ اجزاء کس بدن کا حصہ ہوں گے؟ اس اعتراض کو شبہہ آکل و ماکول کہا جاتا ہے۔

5۔ معاد کی کیفیت کے بارے میں مختلف نظریات

اصلِ معاد پر اعتقاد رکھنے والے مفکرین نے انسان کی بازگشت اور اس کے اخروی وجود کی کیفیت کو بیان کرنے میں مختلف آراء پیش کی ہیں۔ ان افکار اور نظریات کے مختلف رجحانات کو درج ذیل بنیادی محوروں پر پیش کیا جا سکتا ہے:

5.1۔ معادِ جسمانیِ عنصری:

اس نظریے کے مطابق یہی مادی بدن، اپنی تمام خصوصیات اور کیفیات کے ساتھ، آخرت میں بھی محشور ہو گا بغیر اس کے کہ اسے نفس (روح) کی کوئی ضرورت ہو۔ ملا صدرا کے مطابق: "جمہور مسلمین، عام فقہاء اور اصحابِ حدیث اس بات کے قائل ہیں کہ معاد صرف جسمانی ہے"[6] ان کے نزدیک انسان کی تمام حقیقت اسی مادی جسم تک محدود ہے۔ اور عرصہٴ قیامت میں انسان کے عنوان سے جس چیز کو دوبارہ اٹھایا جائے گا، وہ صرف مادی جسم ہو گا۔[7] مزید برآں، اعادۂ معدوم کے جائز ہونے کا عقیدہ اس نظریے کی اہم بنیادوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس کے مطابق، انسان کا جسم معدوم ہونے کے بعد آخرت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ اگرچہ موت کے وقت انسان کے

جسم کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جاتے ہیں، ان کے درمیان اتصال ختم ہو جاتا ہے، اور اس جدائی کے ساتھ دنیاوی زندگی اختتام پذیر ہو جاتی ہے؛ لیکن آخرت میں پروردگار کے اذن سے یہی منتشر اجزاء دوبارہ ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیے جائیں گے، اور اس نئے اجتماع کے نتیجے میں انسان ایک نئی زندگی کا آغاز کرے گا۔ لہٰذا اس نظریے کی بنیاد پر، آخرت کی تمام نعمتیں اور عذاب جسمانی قالب میں واقع ہوں گے۔

5.2۔ معادِ روحانی:

اس نظریے کے مطابق، انسان کا نفس (روح) موت کے وقت ہمیشہ کے لیے اپنے مادی بدن اور عالمِ طبیعت کو ترک کر دیتا ہے اور عالمِ مجردات میں شامل ہو جاتا ہے اور ہمیشہ وہیں باقی رہتا ہے۔ لہٰذا انسان کی اصل شخصیت اس کا نفس ہی ہے، بغیر اس کے کہ اسے مادی بدن کی کوئی ضرورت ہو؛ اور آخرت میں جو چیز محشور ہو گی، وہ انسان کا نفس ہی ہے۔[8] ملا صدرا کے مطابق: "جمہور فلاسفہ اور حکمتِ مشاء کے پیروکار اس بات کے قائل ہیں کہ معاد صرف روحانی ہے۔[9]اس نظریے کے قائلین کا کہنا ہے کہ دنیا میں نفس کا بدن کے ساتھ تعلق اس کی ذات کا تقاضا نہیں ہے، بلکہ یہ تعلق صرف کمالات حاصل کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جب نفس اپنے مطلوبہ کمالات تک پہنچ جاتا ہے، تو پھر اسے بدن کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ چونکہ آخرت میں کمالات حاصل کرنے کا کوئی معنی نہیں ہوتا، اس لیے وہاں مادی بدن کے ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح، شریعت اور سنت میں وارد ہونے والے جسمانی ثواب اور عذاب کی وہ یہ توجیہ کرتے ہیں کہ ان کا مقصد انسانی نفوس کو ترغیب اور تشویق (شوق) دلانا ہے؛ کیونکہ انسانی نفوس جسمانی لذتوں اور تکلیفوں کے عادی ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ کسی دوسری لذت یا تکلیف کا تصور نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس نظریے کی بنیاد پر، آخرت کے تمام ثواب اور عذاب خالصتاً روحانی نوعیت کے ہوں گے۔

5.3۔ معادِ جسمانی (عنصری) اور روحانی:

اس نظریے کے مطابق انسان دو جہتی وجود ہے، جو جسمانی اور روحانی دو پہلوؤں پر مشتمل ہے؛ اس طرح کہ دونوں پہلوؤں کا اس کی حقیقت میں بنیادی کردار ہے۔ اگرچہ جسمانی پہلو کے مقابلے میں روحانی پہلو کو ایک طرح کی اصالت حاصل ہے، لیکن جسمانی پہلو کا ثانوی ہونا لازماً اس بات کو مستلزم نہیں ہے کہ وہ انسان کی ذات کی حقیقت سے خارج ہو۔ ملا صدرا کے لکھتے ہیں" كثير من أكابر الحكماء و مشايخ العرفاء و جماعه من المتكلمين كحجه الاسلام العزالي والكعبى و الحليمي و الراغب الإصفهاني و كثير من أصحابنا الإمامية كالشيخ المفيد و أبى جعفر الطوسى و سيد المرتضى و العلامة الحلى و المحقق الطوسي . إلى قول بالمعادين جميعا۔۔۔ یعنی: "بہت سے حکماء، مشائخِ عرفان، اور متکلمین — جیسا کہ حجت الاسلام (امام) غزالی، کعبی، اور راغب اصفہانی — اور امامیہ میں سے بہت سے بزرگ — جیسے شیخ

مفید، شیخ طوسی، سید مرتضیٰ، علامہ حلّی، اور محقق طوسی... معاد جسمانی و روحانی دونوں کے قائل تھے"۔[10] اس نظریے کے مطابق، انسان کا یہی مادی اور دنیوی بدن جو کہ (آگ، مٹی، ہوا، پانی وغیرہ) سے مل کر بنا ہے، **بعینہٖ** **جسم** اپنی تمام تر دنیوی خصوصیات کے ساتھ آخرت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا اور روح اس میں لوٹائی جائے گی۔

5.4۔ معادِ جسمانی (غیر عنصری) اور روحانی:

اس نظریے کے مطابق عالم آخرت میں جو جسم اٹھایا جائے گا وہ بعینہٖ یہ مادی و عنصری جسم نہیں ہو گا بلکہ آخرت میں روح کے ملاپ کے لیے مادی جسم کی شکل و صورت جیسا ایک نیا، لطیف اور غیر عنصری بدن دے کر اٹھایا جائے گا جو دیکھنے میں بالکل مادی جسم جیسا ہو گا ملا صدرا نے اس کو مثالی جسم سے تعبیر کیا ہے اور کہا ہے کہ عالم آخرت میں انسان کو اسی جسم کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[11]

6۔ معادِ جسمانی کے بارے میں ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے مشترکہ نظریات

ملا صدرا اور علامہ طباطبائی، جو اپنے اپنے زمانے کے بے مثال فلاسفہ میں شمار ہوتے ہیں، دونوں نے معاد کی تفسیر اور اس کی کیفیت کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ چونکہ فلسفے کے میدان میں علامہ طباطبائی کا فکری رجحان زیادہ تر ملا صدرا کے فلسفیانہ نظام کے زیرِ اثر اور اسی کے مدار پر استوار ہے، اس لیے معادِ جسمانی کی توضیح میں بھی انہوں نے بعض ایسے نظریات اختیار کیے ہیں جو ملا صدرا کی فکر سے ہم آہنگ اور موافق ہیں۔ ذیل میں ان دونوں فلاسفہ کے مشترکہ نظریات کو مختلف بنیادی نکات کی صورت میں بیان کیا جاتا ہے:

6.1۔ معادِ جسمانی کے مسئلے کا پیچیدہ ہونا

معادِ جسمانی کا مسئلہ دینی مباحث میں سب سے زیادہ مشکل اور پیچیدہ ہے، کیونکہ یہ انسانی تجربے سے ماورا ہونے کے ساتھ ساتھ شریعت و سنت سے گہرا جڑا ہوا ہے؛ اسی لیے فلاسفہ نے یہاں نہایت احتیاط سے قدم رکھا ہے۔ ملا صدرا اسے ایمان کا عظیم رکن، حکمت و عرفان کی بنیاد اور علوم کا پیچیدہ ترین و شریف ترین مسئلہ قرار دیتے ہیں۔[12] دوسری طرف، علامہ طباطبائی کا ماننا ہے کہ ایسے مجرد اور معنوی حقائق کو عام لوگوں کی نچلی سطحِ فہم پر زبردستی نہیں تھوپا جا سکتا، ورنہ نتیجہ الٹ نکلے گا۔[13] مختصر یہ کہ دونوں مفکرین اس مسئلے کی انتہائی پیچیدگی پر متفق ہیں۔

6.2۔ معادِ جسمانی کے اثبات میں شرع اور عقل کا استعمال

کئی فلاسفہ و متکلمین نے معادِ جسمانی کے متعلق فقط شرع و نقل پر اعتماد کیا اور اس بارے میں عقلی دلائل قائم کرنے سے قاصر رہے، لیکن ملا صدرا نے اس موضوع پر نقل کے ساتھ ساتھ عقلی برہان بھی قائم کی اور بدنِ مثالی کا نظریہ پیش کیا۔ البتہ، وہ صرف عقلی دلائل کی بنیاد پر معادِ جسمانی کی تفسیر کرنے سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: 'خبردار! ایسا نہ ہو کہ تم معاد کے حقائق کو خبرِ صادق اور ایمان بالغیب کے بغیر جاننے کی کوشش کرو،

یعنی تم چاہو کہ ان حقائق کو اپنی بناوٹی عقل اور ناقص دلیل کے ذریعے سمجھ لو۔[14] اسی طرح علامہ طباطبائی نے بھی محض عقلی دلائل کی بنیاد پر معادِ جسمانی کو نہیں پرکھا، بلکہ اس کے لیے عقل کے ساتھ ساتھ قرآنی آیات و روایاتِ ائمہؑ کا سہارا لیا۔ لہٰذا، دونوں فلاسفہ نے معادِ جسمانی کے بعض بنیادی ارکان کے اثبات میں جہاں عقلی دلائل سے استفادہ کیا، وہیں شریعت کے تقاضوں کو بھی ملحوظ رکھا"۔

6.3۔ انسانی شخصیت کا معیار اور شبہات کا ازالہ (شبہہ آکل و ماکول) و (اعادۂ معدوم)

معادِ جسمانی کے بارے میں وارد ہونے والے اہم ترین شبہات در حقیقت انسان کی حقیقی شخصیت سے عدمِ آگاہی کا نتیجہ ہیں۔ ناقدین کے مطابق انسان کی حقیقت نفس اور بدن کے مجموعے سے تشکیل پاتی ہے، لہٰذا اگر یہی مادی (عنصری) بدن آخرت میں موجود نہ ہو تو معادِ جسمانی کا تحقق ممکن نہیں ہو گا۔ بعض دیگر، مثلاً مادہ پرست، انسان کی حقیقت کو صرف اسی مادی بدن تک محدود سمجھتے ہیں، جو موت کے وقت بکھر کر فنا ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ ہی انسان کی پوری حقیقت بھی ختم ہو جاتی ہے؛ چنانچہ ان کے نزدیک سرے سے کوئی معاد وجود ہی نہیں رکھتا۔ ملا صدرا کے نزدیک انسان کی اصل حقیقت اس کے نفس سے وابستہ ہے، اور مادی بدن اس کی شخصیت میں بنیادی کردار نہیں رکھتا، کیونکہ: "ہر انسان کی تشخص اور انفرادیت کا مدار اس کے نفس پر ہے، اور بدن کا نفس کے بغیر کوئی تشخص نہیں؛ بلکہ اس حیثیت سے بدن کی کوئی ایسی حقیقت اور ذات ہی نہیں ہے کہ اس کے لیے بذاتِ خود کوئی تعین اور وحدت ثابت ہو سکے۔[15]

اسی طرح علامہ طباطبائی انسان کی حقیقی شخصیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

" انسان کی حقیقت اس کی جان، روح اور نفس ہے، جس کی تعبیر ہم 'میں' اور 'تو' کے الفاظ سے کرتے ہیں۔ انسانی روح بدن سے جدا حقیقت رکھتی ہے، اور بدن اپنے وجود اور شخصیت میں روح کے تابع ہوتا ہے۔ روح موت کے ساتھ فنا نہیں ہوتی اور نہ معدوم ہوتی ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں محفوظ رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے دوبارہ بدن کی طرف لوٹنے اور اپنے پروردگار کے حضور حساب و جزا کے لیے حاضر ہونے کی اجازت ملتی ہے۔[16] درحقیقت، ملا صدرا اور علامہ طباطبائی دونوں انسان کے بدن اور نفس کو دو الگ اور متمایز حقیقتیں قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق انسانی بدن مسلسل تغیر اور تبدل کا شکار رہتا ہے، یہاں تک کہ ممکن ہے وقت کے ساتھ اس کے تمام خلیات بدل جائیں؛ لیکن اس کے باوجود انسان کی شخصیت اور اس کا "میں" برقرار رہتا ہے، اور انسان ہر مرحلے پر اپنے آپ کو وہی سابقہ شخص قرار دیتا ہے۔

لہٰذا نفس کے استمرار کے ساتھ انسان کی حقیقت اور شخصیت بھی محفوظ رہتی ہے۔ یہی نفس انسان کی اصل حقیقت ہے، جو موت کے وقت دوسرے عالم میں منتقل ہو جاتا ہے اور اسی کے استمرار سے انسان کی اخروی زندگی معنی پاتی ہے۔ اس کے برعکس، انسان کا مادی اور عنصری بدن موت کے وقت فنا ہو جاتا ہے اور بعینہٖ اسی بدن کی واپسی

ضروری نہیں ہوتی۔ آخرت میں جزا و سزا بھی نفس کے اعمال، کمالات اور رذائل کی بنیاد پر متعین ہوتی ہے، اور درحقیقت آخرت میں موردِ حساب نفسِ انسانی ہی ہوتا ہے۔ اس بنا پر، اگر نفس قیامت میں کسی نئے بدن سے تعلق قائم کرے تو اس سے انسان کی شخصیت میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا، کیونکہ جس طرح دنیا میں بدن کے مسلسل تغیر کے باوجود نفس کے تعلق کی وجہ سے اسے ایک ہی انسان کا بدن شمار کیا جاتا تھا، اسی طرح آخرت میں بھی نفس کا کسی نئے بدن سے تعلق اسے اسی انسان کا بدن قرار دے گا۔

ان دونوں فلاسفہ کے اس نظریے کی روشنی میں دو مشہور شبہات، یعنی "آکل و مأکول" اور "اعادۂ معدوم"، اپنی بنیاد ہی کھو دیتے ہیں؛ کیونکہ ان شبہات کی اصل وجہ انسان کی حقیقی شخصیت سے متعلق غلط فہمی ہے۔ ان شبہات کے قائلین نے مادی بدن کو انسان کی شخصیت کا لازمی جز قرار دیا، اور یہ فرض کیا کہ اگر یہی بدن واپس نہ آئے تو معاد ممکن ہی نہیں۔ لیکن ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے مطابق انسان کی شخصیت کا دار و مدار نفس پر ہے، جو بدن کے فنا ہونے کے بعد بھی باقی رہتا ہے، اور اس کے لیے مادی بدن کی بعینہٖ واپسی ضروری نہیں۔ چونکہ ان شبہات کی بنیاد ہی مادی بدن کی لازمی واپسی کے مفروضے پر قائم ہے، جبکہ بدن انسان کی اصل شخصیت کا معیار نہیں، اس لیے یہ شبہات سرے سے بے بنیاد اور بے معنی قرار پاتے ہیں۔

7۔ ملا صدرا کے نظریہ پر اشکال اور اس کا جواب

اشکال: بعض مفکرین اور ناقدین نے ملا صدرا کے موقف پر یہ اعتراض اٹھایا ہے کہ ان کا پیش کردہ "بدنِ مثالی" کا نظریہ درحقیقت معادِ جسمانی کے بجائے معادِ روحانی ہی کی ایک بدلی ہوئی شکل ہے۔ ان کے بقول، جب آخرت میں دنیاوی مادی اجزاء (ہڈی، گوشت اور خون) موجود ہی نہیں ہوں گے، بلکہ صرف نفس کی خلاقیت سے پیدا ہونے والا ایک مثالی جسم ہو گا، تو اسے حقیقی معنوں میں "معادِ جسمانی" کہنا درست نہیں ہو گا، بلکہ یہ صرف روح کا ایک ظہور ہو گا۔

جواب: ملا صدرا کے نزدیک معاد میں انسان کا وہی نفس اپنے تشخص کے ساتھ اٹھے گا اور وہی بدن اپنے تشخص کے ساتھ لوٹے گا۔ یہاں "بعینہٖ وہی بدن" سے مراد دنیاوی بدن کے عنصری یا مادی اجزاء نہیں ہیں، بلکہ اس بدن کی وہ شخصی حقیقت اور تشخص ہے جو نفس کے ساتھ گہرا اتحاد رکھتی ہے۔ چنانچہ وہ واضح کرتے ہیں کہ آخرت میں لوٹنے والا بدن اپنی حقیقت اور تشخص کے اعتبار سے "وہی دنیا والا بدن" ہو گا، مگر اپنی نشأت اور مادی کثافت کے اعتبار سے وہ "بدنِ مثالی" (جو نفس کی خلاقیت سے بنتا ہے) کی صورت میں ہو گا۔ اسی لیے ملا صدرا فرماتے ہیں کہ معاد میں انسان کا اخروی تشخص اس قدر واضح ہو گا کہ اگر کوئی اسے میدانِ حشر میں دیکھے تو فوراً پہچان کر کہے گا: *"یہ بعینہٖ وہی شخص ہے جو دنیا میں موجود تھا۔"*[17]

اسی طرح علامہ طباطبائی نے فلسفۂ معاد کے ضمن میں بیان کیا ہے کہ: "موت کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ روح کو بدن سے قبض کرلیتا ہے اور اس کا تعلق اس سے منقطع کر دیتا ہے، پھر اسے دوبارہ مبعوث کرتا ہے؛ اور بعث و معاد کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بدن کو دوبارہ پیدا کرتا ہے اور روح کو اس میں پھر سے داخل کر دیتا ہے"۔[18]
علامہ طباطبائی نے واضح طور پر اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ معاد انسان نفس اور بدن دونوں کے مجموعے کے ساتھ تحقق پذیر ہو گا، اور معاد میں بدن کا نفس کے ساتھ ملحق ہونا ضروری ہے۔ البتہ دنیا کی یہ نشأة ایک کامل تر اور زیادہ زندہ نشأة میں تبدیل ہو جائے گی، اور بدن بھی نفس کی طرح زندہ اور نورانی ہو جائے گا۔[19] اسی بنا پر وہ فرماتے ہیں: "آخرت میں جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کا بدن پیدا کرے گا اور اس میں اس کی روح پھونکے گا، تو یقیناً وہی شخص ہو گا جو دنیا میں اپنے مخصوص نام، شناخت اور شخصیت کے ساتھ پہچانا جاتا تھا"۔[20]
لہٰذا ملا صدرا اور علامہ طباطبائی دونوں کے نزدیک معاد انسان کے نفس اور بدن دونوں کے ساتھ تحقق پذیر ہو گا۔ البتہ ان کے نزدیک یہ بدن بعینہٖ دنیا والا عنصری بدن نہیں ہو گا، بلکہ نفس ایک نئے بدن سے تعلق قائم کرے گا، جس کی ساخت اور مادہ عالمِ آخرت کے تقاضوں کے مطابق ہو گا۔

8۔ عالمِ دنیا کے مادّہ اور عالمِ آخرت کے مادّہ میں فرق

ملا صدرا کے نزدیک آخرت کی جنس، دنیا کی جنس سے بالکل مختلف ہے۔ وہ کہتے ہیں: "وَهِيَ الأبدانُ الأُخرويةُ مَسلوبٌ عنها كثيرٌ من لوازمِ هذه الأبدان" یعنی اخروی اجسام سے ان دنیوی اجسام کے بہت سے لوازم سلب کر لیے گئے ہیں۔[21] اس کی وجہ یہ ہے کہ دنیوی موجودات زمان اور مکان کے پابند ہوتے ہیں۔ وہ مزید فرماتے ہیں: "اعلم أن الزمان علة التعاقب والتسابق في الوجود، والمكان علة التكثر والافتراق في الحضور، فهما سببان لاختفاء الموجودات بعضها عن بعض، فإذا ارتفعا في القيامة ارتفعت الحجب بين الخلائق" یعنی جان لو کہ زمان وجود میں تقدّم و تأخّر کا سبب ہے اور مکان، کثرت اور جدائی کا سبب بنتا ہے، اور یہی دونوں اس بات کا سبب ہیں کہ موجودات ایک دوسرے سے مخفی رہیں۔ پس جب قیامت میں زمان اور مکان اٹھا لیے جائیں گے تو مخلوقات کے درمیان تمام پردے بھی اٹھ جائیں گے۔[22] اس کے علاوہ اس بنیادی نکتے پر بھی توجہ ضروری ہے کہ آخرت کے مکان میں تقسیم، جدائی، ٹوٹ پھوٹ اور فنا نہیں ہو گی، اور نہ ہی وہاں کے زمان میں نیا پن، آغاز اور انجام اس معنی میں ہو گا جس طرح دنیا میں ہے، کیونکہ وہاں زمان و مکان اس دنیوی صورت میں موجود ہی نہیں ہوں گے۔[23]
علامہ طباطبائی بھی دنیا اور آخرت کے درمیان فرق کے قائل ہیں۔ ان کے مطابق دنیا کا نظام اسباب و علل پر قائم ہے، یعنی ہر چیز اپنے سبب کے ذریعے وجود میں آتی ہے، لیکن آخرت میں یہ نظام جاری نہیں ہو گا بلکہ وہاں یہ

ظاہری اسباب ختم ہو جائیں گے، اور صرف انسان کا ارادہ اور اس کی خواہش مؤثر ہو گی؛ انسان جو چاہے گا، خدا اسی لمحے اسے پیدا فرما دے گا۔[24] علامہ طباطبائی کے نزدیک تزاحم (باہمی ٹکراؤ اور مزاحمت) عالمِ مادہ کی خصوصیت ہے، لیکن اخروی اجسام کے درمیان کوئی تزاحم نہیں ہو گا۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھنا چاہیے کہ ہم اس وقت عالمِ مادہ میں زندگی گزار رہے ہیں، اور یہاں کچھ خاص احکام پائے جاتے ہیں جو صرف اسی مادی نظام سے مخصوص ہیں، جبکہ عالمِ آخرت میں یہ احکام جاری نہیں ہوں گے۔[25]

حقیقت یہ ہے کہ آخرت میں نہ کوئی چیز دوسری چیز پر اس طرح اثر انداز ہو گی اور نہ اس طرح متاثر ہو گی جس طرح دنیا میں ہوتا ہے، نہ کسی چیز سے معمول کے معنی میں نفع پہنچے گا اور نہ نقصان۔ مزید یہ کہ اخروی عالم میں کوئی چیز دوسری چیز کو چھپا نہیں سکے گی، کیونکہ وہاں کا ماحول نورانی ہو گا، اور تمام ہستیاں نورانیت اختیار کر چکی ہوں گی۔ ان اوصاف کے ساتھ دنیا کی نشأۃ ایک ایسے کامل اور برتر عالم میں تبدیل ہو جائے گی جہاں زندگی اپنے کمال کو پہنچ جائے گی، اور بدن بھی نفس کی طرح زندہ اور نورانی ہو جائے گا۔[26]

لہٰذا دونوں فلاسفہ اس بات پر متفق ہیں کہ اخروی وجودات اگرچہ جسمانی صورت رکھتے ہوں گے، لیکن وہ ایک دوسرے کے لیے مزاحم نہیں ہوں گے۔ اسی بنیاد پر معادِ جسمانی پر وارد ہونے والے ایک اہم شبہے کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے۔جنت اور جہنم کے مکان کا شبہ اور اس کا جواب اس شبہے کی بنیاد یہ ہے: "الجنة والنار إذا كانتا موجودتين جسمانيتين، فأين مكانهما وفي أي جهة من جهات العالم حصولهما؟ فإن كان حصولهما فوق محدد الجهات فيلزم أن يكون في اللامكان مكان وفي اللاجهة جهة، وإن كان في داخل طبقات السماوات والأرض أو فيما بين طبقة وطبقة فيلزم إما التداخل وإما الانفصال، وكل ذلك محال" یعنی: "اگر جنت اور جہنم واقعی موجود اور جسمانی ہیں، تو ان کا مکان کہاں ہے اور وہ کائنات کی کس سمت میں واقع ہیں؟ اگر وہ جہاتِ عالم سے باہر ہوں تو لازم آتا ہے کہ لامکان میں مکان اور لاجہت میں جہت ہو، اور اگر وہ آسمانوں اور زمین کی تہوں کے اندر یا ان کے درمیان ہوں تو یا تو تداخل لازم آئے گا یا جدائی، اور یہ سب محال ہے"۔[27]

لیکن اگر اس شبہے کو ملا صدرا اور علامہ طباطبائی کے نظریات کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ یہ شبہ دنیوی مادہ کے تصور پر قائم ہے، جبکہ ان دونوں فلاسفہ کے مطابق اخروی مادہ دنیوی مادہ کی طرح ایک دوسرے کے لیے مزاحم نہیں ہوتا۔ ملا صدرا اس شبہے کے جواب میں فرماتے ہیں: "حجتكم هذه مبنية على أن للجنة والنار مكاناً من جنس أمكنة هذه الدنيا، لكن أصل إثبات المكان على هذا الوجه للجنة والنار باطل" یعنی: "یعنی تمہاری دلیل اس مفروضے پر قائم ہے کہ جنت اور جہنم کا مکان بھی دنیا کے مکانوں کی طرح ہے، حالانکہ اس انداز سے جنت اور جہنم کے لیے مکان کو ثابت کرنا ہی باطل ہے۔"[28]

علامہ طباطبائی بھی جنت اور جہنم کے مکان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے عالمِ مادہ کے برخلاف جنت پوری کائنات کے برابر ہو اور جہنم بھی پوری کائنات کے برابر ہو، اور اس کے باوجود ان کے درمیان کوئی تزاحم نہ ہو، کیونکہ تزاحم عالمِ مادہ کی خصوصیت ہے۔ تاہم یہ عدمِ تزاحم اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ مجرد (غیر جسمانی) ہوں، کیونکہ ہم عالمِ محسوس کے احکام کو عالمِ غیر محسوس پر لاگو نہیں کر سکتے۔[29] نتیجہ یہ ہے کہ اس شبہے کی بنیاد ہی غلط ہے اور یہ معادِ جسمانی پر کوئی اشکال وارد نہیں کرتا، کیونکہ اخروی مادہ کی کیفیت اور خصوصیات کو دنیوی عنصری مادہ پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

9۔ موت کے وقت دنیوی بدن کا تجزیہ اور نابودی

ملا صدرا اس بات کے قائل ہیں کہ دنیوی عنصری بدن موت کے وقت متلاشی ہو جاتا ہے؛ کیونکہ:

"معاد هذه الأشياء إلى البوار و الهلاك و لا يمكن انتقالها من هذا العالم الذي هو معدن الشرور و الظلمات و الأعدام إلى تلك الدار... فمال الحركة و الهيولى ... إلى العدم و البطلان و كذلك الجسم المستحيل الكائن الفاسد من حيث هو هو، فكما أن مبدأ مثل هذه الأشياء أمور عدمية من باب الإمكان و القصور، فإن منبع الهيولى هو الإمكان و منبع الحركة هو الاستعداد، فكذلك معادها و مرجعها إلى الزوال و البطلان"

یعنی ان اشیاء کا انجام فنا اور ہلاکت ہے اور ان کا اس عالم سے، جو شرور، تاریکیوں اور عدم کا معدن ہے، اس دوسرے جہان کی طرف منتقل ہونا ممکن نہیں۔ پس حرکت اور ہیولیٰ کا انجام عدم اور بطلان ہے، اور وہ جسم جو تغیر اور فساد کا حامل ہے وہ بھی اسی طرح ہے۔ جس طرح ان چیزوں کا آغاز امکان اور استعداد (جو نقص اور عدمی پہلو رکھتے ہیں) سے ہے، اسی طرح ان کا انجام بھی زوال اور نابودی ہے۔[30]

آپ مزید کہتے ہیں: "فإنها من الدنيا، و لهذا تستحيل و تضمحل سريعاً و لا يمكن حشرها إلى الآخرة، و الذي كلامنا فيه من أجسام الآخرة، و هي تحشر مع النفوس و تتحد معها و تبقى ببقائها" یعنی یہ بدن چونکہ دنیوی ہیں، اس لیے جلدی تغیر اور فنا کو پہنچتے ہیں اور ان کا آخرت میں حشر ممکن نہیں؛ بلکہ جن اجسام کی ہم بات کر رہے ہیں وہ اخروی اجسام ہیں، جو نفوس کے ساتھ محشور ہوتے ہیں، ان کے ساتھ متحد ہوتے ہیں اور ان کی بقا کے ساتھ باقی رہتے ہیں۔[31]

علامہ طباطبائی کے مطابق انسان جسم اور روح سے مرکب ہے۔ انسانی بدن مادّہ کی ترکیب میں سے ایک ہے اور مادّہ کے قوانین کے تابع ہے؛ یعنی اس کا حجم اور وزن ہے، وہ زمان اور مکان میں زندگی گزارتا ہے، بتدریج بوڑھا اور فرسودہ ہوتا ہے اور بالآخر اسی طرح تجزیہ ہو کر ختم ہو جاتا ہے جس طرح خدا کے حکم سے وجود میں آیا تھا۔[32] وہ جسم اور روح کے فرق کو واضح کرتے ہوئے کہتے ہیں: اسلام کی نظر میں روح اور بدن دو مختلف حقیقتیں ہیں۔

بدن موت کے ذریعے خواصِ حیات کھو دیتا ہے اور آہستہ آہستہ متلاشی ہو جاتا ہے، لیکن روح ایسی نہیں؛ بلکہ حقیقی حیات روح ہی کی ہے۔[33] اسی طرح وہ فرماتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ موت کے ساتھ جو چیز فاسد ہوتی ہے وہ بدن ہے، جس کے اجزاء متلاشی ہو جاتے ہیں۔[34] لہٰذا دنیوی عنصری بدن کا قیامت میں حاضر ہونا ممکن نہیں؛ کیونکہ بعث کا مسئلہ اعادۂ معدوم نہیں ہے، بلکہ بعث سے مراد مخلوق کا اپنے پروردگار کی طرف اسی اصل حقیقت کے ساتھ رجوع ہے۔[35] ان دونوں فلاسفہ کے نزدیک دنیوی عنصری بدن میدانِ حشر میں بعینہٖ واپس نہیں آتا، کیونکہ وہ موت کے وقت متلاشی اور نابود ہو جاتا ہے۔ اس لیے معاد کا تحقق نفس کے استمرار اور اخروی بدن کے ساتھ اس کے تعلق سے ہوتا ہے، نہ کہ اسی دنیوی مادّی بدن کی بعینہٖ واپسی سے۔

10۔اخروی نعمتیں حقیقی یا خیالی!

ملا صدرا کے نظریۂ معادِ جسمانی پر ناقدین کی ایک بنیادی تنقید یہ ہے کہ انہوں نے اخروی بدن کو ایک مثالی اور روحانی قالب میں پیش کیا ہے، اور ان کا نظریہ درحقیقت معاد کو روحانی معاد تک محدود کرنے سے مختلف نہیں۔ حالانکہ خود ملا صدرا اس کی صراحت کے ساتھ تردید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اجساد اخروی و لا أنها امور خياليه و موجودات مثاليه لا وجود لها في العين .. بل إنما هي صور عينيه جوهريه موجوده لا في هذا العالم الهيولاني محسوسه لا بهذه الحواس الطبيعية، بل موجوده في عالم الآخره محسوسه بحواس آخرويه" یعنی: "اخروی اجسام نہ تو خیالی امور ہیں اور نہ ایسے مثالی موجودات ہیں جن کا خارجی وجود نہ ہو؛ بلکہ وہ حقیقی، عینی اور جوہری صورتیں ہیں جو واقعاً موجود ہیں، تاہم نہ اس مادی دنیا میں محسوس ہوتے ہیں اور نہ ان طبعی حواس کے ذریعے؛ بلکہ وہ عالمِ آخرت میں موجود ہیں اور اخروی حواس کے ذریعے محسوس کیے جائیں گے۔"[36]

علامہ طباطبائی بھی اس سوال کے جواب میں کہ آیا اخروی نعمتیں محض مثالی قالب رکھتی ہیں، صراحت کے ساتھ فرماتے ہیں کہ آخرت کی وعدہ کی گئی نعمتیں حقیقی اور واقعی ہیں۔[37] مزید برآں، وہ ان افراد کو جو قرآن میں مذکور اخروی نعمتوں کو غیر مادی معنی میں تفسیر کرتے ہیں، "مستضعفین" میں شمار کرتے ہیں؛ کیونکہ ایسے لوگ حقیقت تک پہنچنے میں ناکام رہے ہیں۔ وہ کافر نہیں کہلاتے، کیونکہ کافر وہ ہوتا ہے جو حق کو پہچان لینے کے بعد اس کا انکار کرے، جبکہ یہ افراد حق تک پہنچ ہی نہیں سکے۔[38] ان دونوں فلاسفہ کے نزدیک اخروی انسان حقیقی اجسام اور اخروی مادّہ کے ساتھ موجود ہو گا، اور اسے صرف روحانی امر قرار دینا درست نہیں۔ البتہ یہ نکتہ قابلِ توجہ ہے کہ اگرچہ اخروی اجسام مادّہ رکھتے ہیں، لیکن وہ مادّہ دنیوی عنصری مادّہ کی تمام خصوصیات کا حامل نہیں ہوتا، جیسا کہ اس سے پہلے کے مباحث میں بھی اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

11۔ بدنِ دنیوی اور اخروی کے درمیان مماثلت پر اعتقاد

ملا صدرا کے نزدیک وہ بدن جو قیامت میں محشور ہو گا، دنیوی عنصری بدن کی مثل ہو گا، لیکن اس کا عین نہیں ہو گا۔ جیسا کہ وہ تصریح کرتے ہیں: "سيما على ما ذكرنا من القول يكون البدن المعاد مثل الأول لا عينه" خصوصاً ہمارے بیان کے مطابق، اخروی بدن دنیوی بدن کی مثل ہوگا، نہ کہ عین وہی بدن۔[39] اسی طرح وہ بیان کرتے ہیں: "ان المعاد في المعاد هو روح بعينه، و هو باق غير فان مع بدن محشور مثل هذا البدن لا نفسه" یعنی معاد میں جو چیز بعینہٖ واپس آتی ہے وہ یہی روح ہے، اور وہ باقی رہتی ہے، فنا نہیں ہوتی، اور اسی کے ساتھ ایک ایسے بدن کے ساتھ محشور ہوتی ہے جو اس بدن کی مثل ہوتا ہے، نہ کہ عین وہی بدن۔[40] مزید برآں، وہ اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ اگرچہ قیامت میں محشور ہونے والا انسان یہی محسوس اور ملموس شخص ہو گا جو مختلف اجزاء اور اعضاء سے مرکب ہے، لیکن اس بدن کی مادہ دنیوی بدن کی مادہ سے مختلف ہو گی:

"فقد علم أن هذا البدن محشور في القيامة مع أنه بحسب المادة غير هذا البدن"

پس معلوم ہوا کہ یہ بدن قیامت میں محشور ہو گا، حالانکہ مادہ کے اعتبار سے یہ اس دنیوی بدن سے مختلف ہو گا۔[41]
علامہ طباطبائی بھی ملا صدرا کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ قیامت میں زندہ ہونے والا بدن دنیوی بدن کی مثل ہو گا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جس طرح دنیوی بدن کا پیدا ہونا اور زندہ ہونا ممکن ہے، اسی طرح اخروی بدن کا پیدا ہونا اور زندہ ہونا بھی ممکن ہے، کیونکہ وہ بدن اس بدن کی مثل ہے۔[42] البتہ وہ اس نکتے پر زور دیتے ہیں کہ کسی چیز کی مثل کو پیدا کرنا اس کی عین کو واپس لانا نہیں ہوتا۔[43] وہ مزید وضاحت کرتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ زمان اپنی مستقل ہویت Identity نہیں رکھتا، بلکہ ہر زمانی موجود خود زمان کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ہے۔ لہٰذا اگر کسی موجود کو کسی دوسرے زمانی مرتبہ میں فرض کیا جائے تو وہ عین وہی موجود نہیں ہو گا بلکہ اس کی مثل ہوگا۔[44] اسی بنیاد پر، وہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں: پس وہ بدن جو موت کے بعد انسان کو دیا جائے گا، اگر اسے موت سے پہلے والے بدن سے مقایسہ کیا جائے تو وہ اس کی مثل ہو گا، نہ کہ عین وہی بدن۔[45]

علامہ مزید فرماتے ہیں کہ اس مماثلت کے باوجود انسانی شخصیت میں کوئی خلل واقع نہیں ہو گا، کیونکہ انسان کی شخصیت کا مدار اس کی نفس پر ہے، نہ کہ اس کے بدن پر۔ لہٰذا آخرت میں جب خداوند کسی شخص کے بدن کو خلق کرے گا اور اس کی نفس کو اس میں داخل کرے گا، تو وہ یقیناً وہی شخص ہو گا جو دنیا میں اپنے نام، شناخت اور شخصیت کے ساتھ پہچانا جاتا تھا، اگرچہ بدن نفس سے قطع نظر عین وہی بدن نہ ہو بلکہ اس کی مثل ہو۔[46] اخروی اور دنیوی بدن کے درمیان مماثلت کا مطلب یہ ہے کہ اخروی بدن بعض خصوصیات میں، جیسے اعضاء اور جوارح

رکھنے میں، دنیوی بدن کے مشابہ ہو گا۔ لیکن یہ تصور نہیں کرنا چاہیے کہ اخروی بدن دنیوی بدن کی تمام مادی خصوصیات، مثلاً خلیات اور خون کے اجزاء وغیرہ، بعینہٖ رکھتا ہو گا۔ کیونکہ اگر اخروی بدن عین دنیوی بدن ہوتا تو:

اوّلاً، قیامت کے قیام کی ضرورت باقی نہ رہتی، کیونکہ جزاو سزا اسی دنیا میں ممکن تھی۔

ثانیاً، یہ "اعادۂ معدوم" کے اشکال کو لازم کرتا، حالانکہ یہ اشکال دونوں فلاسفہ کے نظریات کی روشنی میں باطل قرار پاتا ہے۔

اسی طرح، جیسا کہ علامہ طباطبائی نے بیان کیا ہے، اخروی زمان دنیوی زمان سے مختلف ہے۔ لہٰذا اگر اخروی بدن ظاہری خصوصیات میں دنیوی بدن کے بالکل مشابہ بھی ہو، تب بھی زمانی اختلاف اس کے عین ہونے کی نفی کرتا ہے۔ لہٰذا دونوں فلاسفہ کے نزدیک قیامت میں محشور ہونے والا بدن دنیوی بدن کی مثل ہو گا، نہ کہ عین وہی بدن۔

12۔ بدنِ دنیوی اور اخروی کے درمیان عینیت

ملا صدرا اخروی بدن کی دنیوی بدن کے ساتھ مماثلت کے قائل ہونے کے ساتھ ساتھ، دونوں کے درمیان عینیت پر بھی زور دیتے ہیں۔ وہ تصریح کرتے ہیں: "ان الحق في المعاد عود البدن بعينه وشخصه، كما يدل عليه الشرع الصحيح من غير تأويل، ويحكم عليه العقل الصريح من غير التعطيل" یعنی حقیقتِ معاد یہ ہے کہ بدن بعینہٖ اور اپنی شخصی ہویت کے ساتھ واپس لوٹتا ہے، جیسا کہ شریعتِ صحیحہ بغیر کسی تاویل کے اس پر دلالت کرتی ہے اور عقلِ صریح بھی بغیر کسی تعطیل کے اس پر حکم لگاتی ہے۔[47]

ملا صدرا کے نزدیک بدنوں کے درمیان عینیت کا معیار نفسِ انسانی ہے۔ یعنی اگر وہ بدن جو آخرت میں محشور ہوتا ہے، اس میں کسی معین شخص کی وہی نفس داخل ہو جائے، تو وہ بدن اسی شخص کا بعینہٖ بدن شمار ہو گا۔ وہ اس حقیقت کی وضاحت کے لیے خواب کی مثال دیتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ خواب میں دیکھا جانے والا بدن، دنیوی بدن اور اخروی بدن ——ان تینوں کے درمیان عینیت برقرار ہوتی ہے، کیونکہ ان سب پر ایک ہی نفس کا تصرف ہوتا ہے۔ درحقیقت عینیت کا معیار یہی ہے کہ ایک ہی نفس ان سے متعلق ہو، کیونکہ: انسان کی حقیقت اور شخصیت کا معیار اس کی نفس ہے، اور بدن محض بدن ہونے کی حیثیت سے نفس کے بغیر کوئی تشخص حاصل نہیں کرتا۔ اسی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

"لو رأيت إنساناً في وقت سابق ثم تراه بعد مده كثيره و قد تبدلت أحكام جسمه، أمكنك أن لا تحكم عليه بأنه ذالك الإنسان" اگر تم کسی انسان کو پہلے دیکھو اور پھر طویل مدت کے بعد اسے دوبارہ دیکھو، جبکہ اس کے جسم کی تمام خصوصیات بدل چکی ہوں، تو کیا تم اس کے باوجود یہ حکم نہیں لگاتے کہ یہ وہی انسان ہے؟[48] لہٰذا وہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں: "فجوهريه هذا العبد واحدة في الدنيا

والآخرة، و روحه باقلا مع تبدل الصور عليه من غير تناسخ" پس اس بندے کی جوہریت دنیا اور آخرت میں ایک ہی ہے، اور اس کی روح صورتوں کی تبدیلی کے باوجود باقی رہتی ہے، بغیر اس کے کہ تناسخ لازم آئے۔[49]

علامہ طباطبائی بھی ملا صدرا کی طرح دنیوی اور اخروی بدن کے درمیان مماثلت کے ساتھ ساتھ عینیت کے بھی قائل ہیں، اور عینیت کا معیار نفسِ انسانی کو قرار دیتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ وہ بدن جو موت کے بعد انسان کو دیا جاتا ہے، جب اسے موت سے پہلے والے بدن سے مقایسہ کیا جائے تو وہ اس کی مثل ہوتا ہے، نہ کہ عین، لیکن اس کے باوجود انسان کی شخصیت وہی رہتی ہے، کیونکہ : وہی روح جو پوری زندگی انسان کے بدن کی وحدت اور شخصیت کو محفوظ رکھتی تھی، موت کے بعد بھی ایک نئے بدن سے متعلق ہو جاتی ہے۔ جس طرح موت سے پہلے متعدد جسمانی تبدیلیوں کے باوجود انسان ایک ہی شخص رہتا ہے، اسی طرح موت کے بعد بھی روح کی وحدت کی وجہ سے انسان وہی شخص رہتا ہے، اور یہی وحدت بدنِ قبل از موت اور بدنِ بعد از موت کے درمیان عینیت کا سبب بنتی ہے۔[50] علامہ طباطبائی ایک ممکنہ اشکال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر خداوند نے دوسری خلقت کو پہلی خلقت کی مثل قرار دیا ہے، نہ کہ عین، تو کیا آخرت کا انسان دنیا کے انسان کی مثل ہو گا، نہ کہ خود وہی؟

آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: " تشبیہ اور مماثلت صرف بدن کے لحاظ سے ہے، کیونکہ منکرینِ معاد کا انکار بدن کے بارے میں تھا۔ لیکن نفسِ انسانی، جو انسان کی وحدت اور شخصیت کا حقیقی معیار ہے، اس میں مماثلت نہیں بلکہ عینیت ہے۔ یہی نفس کی وحدت ہے جو اخروی انسان کو دنیوی انسان کا بعینہٖ وہی شخص بناتی ہے، نہ کہ صرف اس کی مثل۔"[51]

13۔ تطبیقی تحلیل

اگر ان دونوں فلاسفہ کے نظریات کے تمام پہلوؤں کو نظر انداز کیا جائے تو بظاہر ایک تناقض پیدا ہوتا ہے: ایک طرف، دونوں اخروی بدن کو دنیوی بدن کی مثل قرار دیتے ہیں، اور ظاہر ہے کہ مثل کسی چیز کا عین نہیں ہوتی۔ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ آخرت میں جزا و سزا پانے والا انسان دنیوی انسان سے مختلف ہو، جس سے معاد کا مفہوم ہی ختم ہو جائے۔ دوسری طرف، دونوں اخروی بدن کی دنیوی بدن کے ساتھ عینیت پر بھی زور دیتے ہیں، جبکہ ظاہری طور پر عینیت کا مطلب یہ ہے کہ دونوں ہر لحاظ سے ایک ہی ہوں، اور یہ "اعادۂ معدوم" کو لازم کرتا ہے، جو محال ہے۔ اس ظاہری تعارض کا حل خود ان دونوں فلاسفہ کے دقیق نظریے میں موجود ہے:

جب وہ مماثلت کی بات کرتے ہیں تو اس کا معیار بدن ہوتا ہے۔اور جب وہ عینیت کی بات کرتے ہیں تو اس کا معیار نفس ہوتی ہے۔ کیونکہ اگر صرف مماثلت ہو اور عینیت نہ ہو، تو آخرت میں سزا پانے والا شخص دنیوی شخص سے مختلف ہو گا۔ لیکن چونکہ دونوں فلاسفہ کے نزدیک انسان کی حقیقت اور شخصیت کا مدار نفس پر ہے، اس لیے نفس کا اخروی بدن سے تعلق قائم ہونا اس بدن کو دنیوی بدن کے ساتھ عینیت عطا کرتا ہے، اور آخرت میں سزا پانے والا شخص بعینہٖ وہی دنیوی شخص ہوتا ہے۔

دونوں فلاسفہ کے نظریے کا خلاصہ یہ ہے کہ: انسانِ اخروی نفس کے اعتبار سے عین انسانِ دنیوی ہے اور بدن کے اعتبار سے انسانِ دنیوی کی مثل ہے، نہ کہ عین وہی بدن۔

14۔اثباتِ تجردِ نفس اور موت کے بعد حقیقتِ انسان کا تسلسل

ملا صدرا کے نزدیک نفس انسان کی حقیقت اور تشخص کا معیار ہے اور دنیاوی عنصری بدن کا انسان کی اصل شخصیت میں کوئی بنیادی کردار نہیں۔ کیونکہ: "العبرة في تشخص كل إنسان إنما هو بنفسه و أما بدنه من حيث هو بدنه، فليس له تشخص إلا بالنفس" یعنی ہر انسان کی شخصیت اور تشخص کا دارومدار اس کی نفس پر ہے، اور بدن بذاتِ خود، جب تک نفس سے متعلق نہ ہو، کوئی مستقل تشخص نہیں رکھتا۔[52]

مزید یہ کہ انسان کا بدن موت کے بعد فاسد ہو کر بکھر جاتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ نفس، جو حقیقتِ انسان ہے، مادہ کی خصوصیات سے ماوراء اور مجرد ہو تا کہ فنا اور نابودی سے محفوظ رہ سکے۔ ملا صدرا نے تجردِ نفس کے اثبات میں یہ استدلال پیش کیا ہے کہ: "محل المتقابلات ... فثبت أن قابل المعقولات والعلوم من الإنسان جوهر مجرد" یعنی نفس متقابلات (جیسے سیاہی و سفیدی، علم و جہل) کا محل ہے۔ اگر نفس جسمانی ہوتا تو متضاد امور کا ادراک ایک ساتھ ممکن نہ ہوتا، کیونکہ جسم میں دو متضاد صورتیں بیک وقت جمع نہیں ہوتیں، جبکہ نفس میں ایسا ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ انسانی معقولات کا حامل ایک مجرد جوہر ہے۔[53] علامہ طباطبایي بھی اس بات کے قائل ہیں کہ اسلام کی رو سے روح اور بدن دو مختلف حقیقتیں ہیں۔ بدن موت کے ذریعے حیات کی خصوصیات کھو دیتا ہے اور آہستہ آہستہ تحلیل ہو جاتا ہے، لیکن روح ایسا نہیں ہے؛ بلکہ: حیات اصالتاً روح کی ہے، اور جب تک روح بدن سے متعلق رہتی ہے بدن بھی زندہ رہتا ہے، اور جب روح جدا ہو جاتی ہے تو بدن بے کار ہو جاتا ہے جبکہ روح اپنی حیات برقرار رکھتی ہے۔[54] اسی بنا پر حقیقتِ انسان اس کی روح اور نفس ہے، جسے ہم "میں" اور "تم" کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ روح بدن سے مختلف ہے، بدن اپنی شخصیت میں روح کا تابع ہے، اور روح موت سے نہ نابود ہوتی ہے اور نہ متلاشی۔[55]

علامہ طباطبائی نفس کے تجرد کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ: نفس قابلِ تقسیم نہیں، حالانکہ بدن مسلسل تبدیلی، تقسیم، زمان و مکان کی قید میں رہتا ہے، لیکن "میں" کی حقیقت ثابت رہتی ہے۔ لہٰذا اگر نفس مادی ہوتا تو اسے بھی مادہ کی خصوصیات، یعنی تقسیم اور تغیر، قبول کرنا پڑتیں۔ علامہ مزید فرماتے ہیں: نفس وہی حقیقت ہے جسے انسان اپنی پوری زندگی میں "میں" کہتا ہے۔ یہی حقیقت ادراک کرتی ہے، ارادہ کرتی ہے، اور بدن کو اپنے افعال کاآلہ بناتی ہے۔ بدن نفس کا صرف ایک آلہ ہے، خاص طور پر مادی افعال میں، جبکہ نفس اپنے غیر مادی افعال میں بدن کا محتاج نہیں ہوتا۔[56] نیز قرآن کے لفظ "یتوفاکم" (تمھیں قبض کرتا ہے) سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقتِ انسان خود روح ہے، نہ کہ روح انسان کا کوئی جز یا عارض۔[57] درحقیقت نفس کے تجرد اور اس کے بقاکے اثبات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ صرف جسمانی معاد کا نظریہ ناکافی ہے۔ کیونکہ انسان کی اصل حقیقت نفس ہے، لہٰذا معاد کا تحقق لازماً نفس کے ساتھ اور ایک ایسے بدن کے ذریعے ہو گا جو عالمِ آخرت کے مناسب ہو۔

15۔ معادِ جسمانی میں دونوں مفکرین کے اختلافی نظریات

15.1۔ ملا صدرا کا فلسفی اور برہانی اصولوں سے بیشتر استفادہ کرنا

اگرچہ دونوں فلاسفہ نے اس بات پر تاکید کی ہے کہ معادِ جسمانی کی توضیح میں عقل اور شرع دونوں پر بیک وقت توجہ ضروری ہے، لیکن اس میدان میں ان دونوں کی طرف سے ان دو منابع سے استفادہ کی مقدار اور سطح ایک جیسی نہیں رہی۔ ملا صدرا نے معادِ انسان کی کیفیت کو ثابت کرنے کے لیے زیادہ تر عقلی مبانی اور فلسفیانہ براہین سے استفادہ کیا ہے۔ درحقیقت اسلامی ثقافت میں معادِ جسمانی کو عقلی برہان اور فلسفی استدلال کے ذریعے ثابت کرنا ایک بلند علمی مقام شمار ہوتا ہے، اور اس مقام تک پہنچنے کی توفیق صدرالمتألہین شیرازی کو حاصل ہوئی۔ اس عظیم فلسفی نے غیر معمولی جرات کے ساتھ ایک ایسا نظریاتی ابتکار پیش کیا اور ایک ایسے مسئلے کو، جو تقریباً گیارہ صدیوں تک فلاسفہ کے نزدیک پیچیدہ سمجھا جاتا تھا، آسان بنا دیا۔ صدرالمتألہین کے بعد بہت کم ایسے فلاسفہ ملتے ہیں جنہوں نے خصوصاً معادِ جسمانی کے مسئلے میں کوئی نئی اور بدیع بات پیش کی ہو۔[58]

ملا صدرا کے نظریۂ معادِ جسمانی کے ابتدائی اصول، جو گیارہ اصولوں کی صورت میں بیان ہوئے ہیں، ان کی چند اہم فلسفیانہ ایجادات پر مبنی ہیں، جیسے: اصالتِ وجود، حرکتِ جوہری اور تجردِ خیال۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو معادِ جسمانی کے اثبات میں ملاصدرا کا اعتماد نقلی دلائل اور شریعت کی نسبت عقلی براہین پر زیادہ نمایاں ہے۔

ملاصدرا کے برعکس، علامہ طباطبایی اگرچہ بعض مسائل، جیسے: حقیقتِ انسان کا اثبات، نفس کا تجرد، اور عنصری بدن کا متلاشی ہونا وغیرہ میں عقلی دلائل سے استفادہ کرتے ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ قرآنی معاد کے مقابلے میں زیادہ

تسلیم اور انقیاد کا رویہ اختیار کرتے ہیں۔ بعض مقامات پر انہوں نے صرف قرآن کی آیات اور سنت کے ظاہری مفاہیم پر اکتفا کیا ہے اور کوشش کی ہے کہ ایسا نظریۂ معاد پیش کریں جو عام فہم ہو اور قرآن کے ظواہر سے قریب تر ہو۔

یہاں شہید مرتضی مطہری نقل کرتے ہیں کہ: "جب میں بعض مسائل کے بارے میں علامہ طباطبائی سے سوال کرتا تھا تو دیکھتا تھا کہ وہ قرآن کی بعض آیات پر پہنچ کر اجمال سے گزر جاتے اور کچھ نہیں کہتے تھے۔ وہ فرماتے تھے: حقیقت یہ ہے کہ بعض موارد میں میرے پاس اس کے سوا کوئی راستہ نہیں کہ میں قرآن کے حقیقی مقاصد کے سامنے تسلیم ہو جاؤں۔ کیونکہ معاد اور اس جیسے مسائل کے بارے میں حقیقت میرے لیے مکمل طور پر منکشف نہیں، اور میری کیفیت یہ ہے کہ مجھے قرآن کے مقاصد کے سامنے تسلیم رہنا چاہیے۔"[59]

15.2۔ معاد کے مباحث میں ملاصدرا کے بیان کی صراحت

ملا صدرا کا معادِ جسمانی کی توضیح میں اختیار کردہ اسلوب اور ان کی فکری ابتکار درحقیقت ان سے پہلے کے فلاسفہ کی فکری دستاوردوں کی حدود سے عبور کے مترادف ہے، اور ایک لحاظ سے اسے فکری روایت شکنی (سنت شکنی) بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ معادِ جسمانی کے بارے میں ان کے پیش کردہ اصول نہ صرف ان سے پہلے کے فلاسفہ اور مفکرین کے نظریات سے مختلف تھے بلکہ ان کی زندگی کے زمانے سے لے کر آج تک متعدد مفکرین اور فلاسفہ کی تنقید اور اعتراض کا ہدف بھی بنتے رہے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض علماءِ دین، جیسے شیخ مجتبی قزوینی، نے ان نظریات کو قبول نہیں کیا اور اصول، مبانی اور نتائج کے اعتبار سے اسے قرآنی معاد کے مخالف قرار دیا۔[60] اسی طرح بعض فقہاء میں سے میرزا محمد حسن نائینی نے اس مسئلے میں اتنی شدت اختیار کی کہ انہوں نے ملا صدرا کے استاد آخوند کے بارے میں تکفیر کی حد تک سخت موقف اپنایا۔[61]

مزید برآں، مرتضی مطہری نے بھی ملا صدرا کے نظریے کو قرآنی معاد کے مطابق نہیں سمجھا اور بیان کیا: ملا صدرا جیسے مفکرین نے کہا ہے کہ معاد جسمانی ہے، لیکن انہوں نے پورے معادِ جسمانی کو روح اور عالمِ ارواح کے اندر منتقل کر دیا ہے؛ یعنی انہوں نے کہا کہ جسمانی خصوصیات عالمِ ارواح میں موجود ہوں گی۔ ہم اس نظریے کو قرآن کی مجموعی آیات کے ساتھ تطبیق نہیں دے سکتے، اگرچہ یہ نظریہ بہت عمدہ ہے اور اسے علمی دلائل سے بھی ثابت کیا جا سکتا ہے، لیکن اس سے قرآنی معاد کی توجیہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ قرآن میں معاد صرف انسان سے متعلق نہیں بلکہ پورے عالم سے متعلق ہے، اور قرآن بنیادی طور پر معاد میں عالمِ مادہ کی واپسی پر بحث کرتا ہے، نہ کہ صرف انسان پر۔[62]

ملاصدرا کے برعکس، علامہ طباطبائی کے نزدیک وہ مسائل جو مادہ اور جسم کی سطح سے بلند تر ہیں، اگر انہیں عام لوگوں کی فہم پر ـــــ جو حسّی ادراک تک محدود ہے ـــــ صراحت اور کھلے انداز میں پیش کیا جائے تو یہ مقصد کے خلاف ہو گا۔[63] اسی طرح انہوں نے معاد کے اثبات کے بارے میں تصریح کی: ہم نے اس موضوع میں ان

معانیِ کلی پر اکتفا اور اختصار کو ترجیح دی ہے جن کی طرف یا تو برہانِ عقلی رہنمائی کرتا ہے یا جو کتاب و سنت سے حاصل ہوتے ہیں۔[64] ممکن ہے علامہ طباطبائی عام لوگوں کی فکری استعداد کو معاد کی کامل حقیقت کے ادراک کے لیے کافی نہ سمجھتے ہوں، اسی لیے انہوں نے معاد کی جزئیات کو صراحت کے ساتھ بیان نہیں کیا۔ انہوں نے اختصار کو ترجیح دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھا: معاد سے متعلق مباحث کا دائرہ نہایت وسیع ہے، اور قرآن کی آیات اور مبداِ و معاد کے بارے میں وارد ہونے والے بیانات میں غور کرنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ لیکن اختصار کی رعایت نے ہمیں اس بات سے روکے رکھا کہ ہم ان مباحث کی مزید تفصیل بیان کریں۔ مزید یہ کہ ان مباحث کی زیادہ تفصیل حقائق کے متلاشی افراد کے لیے بھی ہمیشہ قابلِ حصول نہیں ہوتی، اسی لیے ان مسائل میں عبارات کی نسبت اشارات زیادہ ہوتے ہیں، اور یہی چیز اس رسالے کے اسلوب کو دیگر سابقہ رسائل سے ممتاز بناتی ہے۔

اسی ضمن میں عبداللہ جوادی آملی نقل کرتے ہیں کہ علامہ طباطبائی فرمایا کرتے تھے: ابھی وہ حالات اور فکری استعداد لوگوں میں پیدا نہیں ہوئی کہ معاد کے مباحث کو آزادانہ طور پر بیان کیا جاسکے۔[65] یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ علامہ طباطبائی معاد کے بعض حقائق سے آگاہ تھے، لیکن معاشرے اور افراد کو ان حقائق کے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں سمجھتے تھے۔ اسی بنا پر انہوں نے ملا صدرا کے برخلاف معادِ انسانی کے مباحث کو صراحت اور تفصیل کے ساتھ بیان نہیں کیا بلکہ ایک محتاط اور اجمالی اسلوب اختیار کیا۔

15.3۔ اخروی بدن کے حشر کی کیفیت کے بارے میں ملاصدرا کے نظریات میں تعارض

حقیقت یہ ہے کہ ملا صدرا نے بدنِ اخروی کے حشر کی کیفیت کے بارے میں مختلف اور بظاہر متعارض نظریات پیش کیے ہیں۔ ایک طرف انہوں نے تصریح کی ہے کہ: نفوس کے حشر اور ان کے ان اجسام سے مختلف دوسرے اجسام سے تعلق کے بعد کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ یہ محشور بدن اس بدن کے علاوہ ہے جو موت کا شکار ہوا تھا۔ اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ: "اس دنیا میں موجودات کی پیدائش اور ان کی تکمیل تدریجی ہوتی ہے، جبکہ اخروی موجودات کا حدوث اور کمال دونوں دفعی (یکبارگی) ہوتے ہیں... اور ان کی ارواح کا ان اجساد میں پھونکا جانا جو انہی ارواح سے متعلق ہیں، بعض ملائکہ کے ذریعے ایک ہی نفخہ کے ساتھ انجام پاتا ہے۔"[66]

اس نظریے کی بنا پر نفس اور بدن دو الگ حقیقتیں ہیں، اور لازم ہے کہ بدن پہلے موجود ہو تاکہ نفس اس سے تعلق قائم کرے۔ اسی طرح بدن میں نفس کا پھونکا جانا اس بات کی طرف واضح اشارہ کرتا ہے کہ بدنِ اخروی نفس کی تخلیق نہیں بلکہ مستقل مخلوق ہے۔ لیکن دوسری طرف، ملا صدرا ایک دوسرے مقام پر نفس کو بدنِ اخروی کا فاعل اور خالق قرار دیتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ: اخروی نفوس اپنے اجسام کے فاعل ہوتے ہیں، بطورِ استیجاب اور استلزام... اور آخرت میں امر نفوس کی طرف تنزل کرتا ہے اور بدن انہی سے وجود حاصل کرتے ہیں۔"[67]

اسی طرح وہ مزید بیان کرتے ہیں: " آخرت میں روح اس طبیعی بدن سے بے نیاز ہو کر خود اپنی ذات اور اپنے مبدع کے ساتھ قائم ہوتی ہے، اور وہاں بدنِ اخروی روح کے ساتھ قائم ہوتا ہے، جبکہ دنیا میں روح اپنے ضعفِ وجودِ دنیوی کی وجہ سے بدنِ طبیعی کے ساتھ قائم ہوتی ہے اور آخرت میں اپنے قوی وجود کی وجہ سے بدن روح کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔"[68]

ان بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملا صدرا کے نظریے کے مطابق آخرت میں بدن روح کے تابع اور اس سے صادر ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے نفس اور بدن کے اخروی تعلق کی نوعیت کے بارے میں ان کے مختلف بیانات ان کے نظریے کے دقیق فہم کو مشکل بنا دیتے ہیں، اور ان کے افکار میں بظاہر تعارض محسوس ہوتا ہے۔

ملا صدرا کے برعکس، علامہ طباطبایی نے نفس اور بدنِ اخروی کو دو الگ حقیقتوں کے طور پر بیان کیا ہے۔ ان کے مطابق: " موت کی حقیقت یہ ہے کہ خداوند روح کو بدن سے لے لیتا ہے اور اس کا تعلق منقطع کر دیتا ہے، پھر روز قیامت دوبارہ اسے زندہ کرتا ہے، اور بعث و معاد کا مطلب یہ ہے کہ خداوند بدن کو دوبارہ خلق کرتا ہے اور پھر روح کو اس میں دوبارہ پھونک دیتا ہے۔[69] علامہ طباطبائی نے نہ تو بدنِ اخروی کے نفس سے صادر ہونے کا نظریہ پیش کیا ہے اور نہ ہی اس طرح کی کوئی بات کہ نفس اور بدن اخروی عین ایک دوسرے ہوں۔ لہٰذا اس مسئلے میں ان کا نظریہ واضح، منظّم اور ہر قسم کے تعارض سے خالی ہے۔

15.4۔ملا صدرا کی نظر میں معادِ جسمانی میں قوۂ خیال کا بنیادی کردار

ملا صدرا کے نزدیک معادِ جسمانی کو ثابت کرنے کے بنیادی اصولوں میں سے ایک، انسان کی موت کے بعد قوۂ خیال کا باقی رہنا اور اس کا استمرار ہے۔ ان کے مطابق قوۂ خیال ایک مجرد جوہر ہے جو حسی اور مادی بدن سے آزاد ہے۔ لہٰذا جب عنصری اور مادی بدن موت کے بعد متلاشی اور فاسد ہو جاتا ہے تو بھی قوۂ خیال فساد، نابودی اور اختلال سے محفوظ رہتی ہے اور باقی رہتی ہے۔ ملا صدرا کے نزدیک قیامت میں قوۂ خیال کا بنیادی کردار یہ ہے کہ: " نفس جب تک بدن سے متعلق رہتی ہے تو اس کا دیکھنا بلکہ اس کا مطلق احساس اس کے تخیل سے مختلف ہوتا ہے... لیکن جب وہ اس دنیا سے خارج ہوتی ہے تو تخیل اور احساس کے درمیان کوئی فرق باقی نہیں رہتا، کیونکہ قوۂ خیال جو حس کا خزانہ ہے، قوی ہو جاتی ہے، بدن کے غبار سے آزاد ہو جاتی ہے، اور اس سے ضعف، نقص اور کمی دور ہو جاتی ہے، اور تمام قویٰ اپنے مشترک مبدا کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ پس نفس اپنی قوۂ خیال کے ذریعے وہی کام انجام دیتی ہے جو پہلے دوسرے وسائل سے انجام دیتی تھی، اور آنکھِ خیال سے وہی چیزیں دیکھتی ہے جو پہلے آنکھِ حس سے دیکھتی تھی، اور اس کی قدرت، علم اور خواہش ایک حقیقت بن جاتے ہیں۔[70]

اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں نفس اپنی قوۂ خیال کے ذریعے اپنی مطلوبہ چیزوں کو ادراک بھی کرتی ہے اور انہیں ایجاد بھی کرتی ہے، اور اس کا ادراک ہی اس کی قدرت اور ان کی موجودگی بن جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت میں

قوۂ خیال کے عمل کا بنیادی فرق۔ ملا صدرا کے مطابق دنیا اور آخرت میں قوۂ خیال کے عمل میں ایک بنیادی فرق ہے: "دنیا میں اشیاء کا تصور اور تخیل ان کے خارجی آثار کو پیدا نہیں کرتا، لیکن آخرت میں اشیاء کا خارجی وجود عین ان کا تخیل اور وجودِ خیالی ہوتا ہے، لہذا وہاں تخیل ہی خارجی وجود ہے، اور اسی وجہ سے وہ تمام آثار جو خارجی وجود پر مترتب ہوتے ہیں، تخیل پر بھی مترتب ہوتے ہیں۔[71] یعنی: دنیا میں تخیل صرف ذہنی تصور ہوتا ہے لیکن آخرت میں تخیل خود حقیقی وجود بن جاتا ہے۔ اسی بنا پر:

نفس جس چیز کا ارادہ کرے گی وہ فوراً موجود ہو جائے گی۔ نفس کی خواہش اور اس کا وجود ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے۔ جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ نفس جو بھی جسمانی صورت چاہے گی، محض ارادے سے اس کے لیے حاضر ہو جائے گی، اور قرآن کی بہت سی آیات اس حقیقت پر دلالت کرتی ہیں کہ نفس اپنی مطلوبہ چیزوں کو ایجاد کرنے کی قدرت رکھتی ہے۔ اسی لیے ملا صدرا کے مطابق: آخرت میں تخیل عین وجود خارجی ہوتا ہے، بلکہ دنیا کی نسبت زیادہ قوی اور شدید ہوتا ہے، کیونکہ وہاں موضوع اور قابل زیادہ صاف اور کامل ہوتا ہے۔[72]

ملاصدرا کے برعکس، علامہ طباطبائی کے نزدیک: موت کے بعد صرف نفسِ انسانی ایک مجرد حقیقت کے طور پر باقی رہتی ہے۔انہوں نے معاد کے مباحث میں قوۂ خیال کے بقاء اور استمرار کے بارے میں کوئی صریح بحث یا تصریح نہیں کی یعنی: علامہ طباطبائی نے معاد کی تبیین میں نفس کے بقاء پر زور دیا لیکن قوۂ خیال کو معاد جسمانی کی بنیاد کے طور پر بیان نہیں کیا۔

15.5۔ عالمِ آخرت کے مادہ کی عمومی توصیف

ملا صدرا نے مادۂ اخروی کی توصیف کرتے ہوئے جنت اور جہنم کے مادّے میں فرق کیا ہے۔ ان کے مطابق: اہلِ جنت کسی قسم کی تبدیلی اور تحول سے دوچار نہیں ہوتے؛ جبکہ اہلِ جہنم مسلسل تبدیلی اور تبدل کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہنم مادّی جہان کی جنس سے ہے اور اس کے باشندے طبیعت کے احکام اور اس کے اثرات سے باہر نہیں نکل سکے۔ یہ فرق دراصل جہنمیوں اور جنتیوں کے مادّے کی کثافت کے فرق کی وجہ سے ہے، کیونکہ جہنمیوں کے مادّے میں کثافت زیادہ اور جنتیوں میں کم ہے۔

ملا صدرا جہنمیوں کے بدن کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "ان کے حالات کے نئے ہونے، ان کی کھالوں کے بدلنے، اور ان کے بدنوں کے ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل ہونے میں کوئی شک نہیں"۔[73] اس کے برخلاف اہلِ جنت کے بارے میں کہتے ہیں: "اہلِ جنت کے لیے اس قسم کا تبدل، استحالہ، بننا اور فنا ہونا نہیں ہے، کیونکہ ان کی نشأت عالمِ طبیعت اور اس کے احکام سے بلند اور برتر ہے"۔[74] مزید وہ جہنمیوں کے بدن میں تبدیلی کی علت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: "یہ اس لیے ہے کہ ان کی طبیعتیں

جسمانی اور مادی قوتوں سے ہیں... اور جہنم بھی اسی جہان کی جنس سے ہے... اور مادی قوتوں کے افعال اور انفعالات محدود ہوتے ہیں، اس لیے ان میں لازماً انقطاع اور تبدیلی واقع ہوتی ہے"۔[75]

ملا صدرا کے برعکس، علامہ طباطبایی نے مادۂ اخروی کی عمومی توصیف بیان کی ہے اور جنتیوں اور جہنمیوں کے مادّے میں اس طرح کی تفریق نہیں کی۔ ان کے نزدیک: اگرچہ اجسامِ اخروی مادّے کی نوع سے ہیں لیکن ان کے درمیان کسی قسم کا تزاحم (باہمی ٹکراؤ یا رکاوٹ) نہیں ہوتا تاہم اس عدمِ تزاحم کو اجسام کے مجرد ہونے پر محمول نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ: تزاحم عالمِ دنیا کے مادّے کی ایک خاص خصوصیت ہے اور دنیا کے احکام کو کسی ایسے عالم پر منطبق نہیں کیا جا سکتا جو غیر مشہود اور غیر محسوس ہے۔[76] علامہ طباطبائی کے نزدیک اجسامِ اخروی جسمانی اور مادی ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے لیے مزاحمت پیدا نہیں کرتے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مادۂ اخروی کا معنی مادۂ دنیوی کے عین مطابق ہونا نہیں ہے بلکہ مادۂ اخروی اپنی مخصوص نظامِ آخرت کے مطابق ہوتا ہے اور اسی نظام کے تقاضوں کے مطابق اس کی کیفیت اور خصوصیات تشکیل پاتی ہیں۔

15.6۔ باطنی بدن کے بارے علامہ طباطبائی کی عدمِ تصریح

ملا صدرا انسانی معادِ جسمانی کی توضیح میں اس بات کے قائل ہیں کہ: ہر انسان کے ظاہری بدن کے اندر ایک "مثالی اور باطنی حیوانی بدن" موجود ہوتا ہے جو اپنے تمام اعضاء، اشکال، قویٰ اور حواس کے ساتھ بالفعل قائم ہوتا ہے۔ یہ بدن ظاہری جسم کی موت سے نہیں مرتا بلکہ قیامت کے دن اسی مناسب صورت میں محشور ہوتا ہے جو اس کے معنوی حالات کے مطابق ہو۔ یہی بدن ثواب اور عذاب کا مستحق بنتا ہے۔ اس کی حیات اس ظاہری مرکب بدن کی طرح عرضی اور خارج سے عارض ہونے والی نہیں بلکہ نفس کی حیات کی طرح ذاتی ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا وجود ہے جو حیوانِ عقلی اور حیوانِ حسی کے درمیان ایک متوسط مرتبہ رکھتا ہے اور قیامت میں نفس کے حاصل کردہ اخلاق اور ملکات کی صورت میں ظاہر ہوگا۔[77] مزید برآں، ملا صدرا کے نزدیک باطنی بدن کا نفس کے ساتھ اتحادی (اتحاد پر مبنی) تعلق ہوتا ہے اور یہ فنا اور زوال سے محفوظ رہتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: نفس اس باطنی بدن میں براہِ راست اور ذاتی طور پر تصرف کرتی ہے، جبکہ ظاہری بدن میں اس کا تصرف بالواسطہ ہوتا ہے اور یہ واسطہ یہی باطنی بدن ہے۔ یہ باطنی جسم اخروی نوری اجسام میں سے ہے، جو ذاتی حیات رکھتا ہے اور موت کو قبول نہیں کرتا۔ اس کے برخلاف ظاہری بدن فاسد اور فنا ہونے والا ہے اور آخرت میں اس کا حشر ممکن نہیں۔ باطنی بدن نفس کے ساتھ متحد ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ باقی رہتا اور محشور ہوتا ہے۔

ملا صدرا کے برعکس، علامہ طباطبایی نے بدنِ باطنی کے وجود کے بارے میں کوئی صریح ذکر نہیں کیا۔ ان کی تحریروں میں: نفس اور بدن کے تعلق کی بحث میں ہمیشہ انسان کے ظاہری اور عنصری بدن ہی کا ذکر ملتا ہے؛ اور وہ

ملا صدرا کے برخلاف اس بات کے قائل ہیں کہ: نفس انسان براہِ راست اور بلاواسطہ ظاہری اور مادی بدن کی تدبیر کرتی ہے اور اس تدبیر کے لیے کسی مستقل باطنی بدن کو واسطہ قرار نہیں دیتے۔[78]

16۔ نتیجۂ تحقیق

اگرچہ ملا صدرا نے اپنے طریقۂ کار کو عقل اور شرع کا امتزاج قرار دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ اپنے نظریے کو ان دونوں کے مجموعے سے آراستہ کریں، لیکن ان کے نظریات میں عقلی پہلو زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آیا ہے۔ مزید برآں، ان کے بعض نظریات—جیسے بدنِ باطنی کا عقیدہ—اپنی ابتدائی دعویٰ کے برخلاف عرفانی دائرے سے آمیختہ نظر آتے ہیں؛ کیونکہ بدنِ باطنی پر ایمان اور اس کا ادراک کشف و شہود اور ذاتی تجربے کا محتاج ہے، اور ایسے تجربے تک رسائی ہر شخص کے لیے ممکن نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ، انہوں نے بعض مقامات پر کسی ایک مسئلے کے اثبات کے لیے مختلف بلکہ بعض اوقات متناقض آراء پیش کی ہیں، جس سے ان کے نظریے کو سمجھنا اور اس کا تجزیہ کرنا دشوار ہو جاتا ہے اور ایک قطعی نتیجہ اخذ کرنا آسان نہیں رہتا۔ البتہ ملا صدرا کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ نئے افکار کے اظہار میں غیر معمولی صراحت اور جرات رکھتے تھے، یہاں تک کہ ان کے نظریات کو سابقہ فلاسفہ کی فکری حدود سے تجاوز اور ایک قسم کی فکری روایت شکنی قرار دیا گیا ہے۔ انہوں نے ظاہر بین عوام اور جاہلوں کی مخالفت کی پرواکیے بغیر انسانی معاد کی کیفیت کی وضاحت کی کوشش کی اور معادِ جسمانی سے متعلق مباحث اور اصولوں کے دائرے کو دیگر فلاسفہ کی نسبت زیادہ وسیع اور کسی حد تک منظّم بنایا۔

دوسری جانب علامہ طباطبائی، اگرچہ ملا صدرا کے کئی صدیوں بعد زندگی بسر کرتے ہیں اور طبعًا ان کے زمانے کے لوگوں کا فکری ادراک بھی زیادہ ترقی یافتہ ہونا چاہیے تھا—جس سے بعض معادی نظریات کا قبول کرنا آسان ہو سکتا تھا—تاہم انہوں نے بعض بنیادی مسائل کو نظر انداز کرتے ہوئے عمومی اور اجمالی گفتگو پر اکتفا کیا ہے۔ خصوصاً اپنی کتاب انسان از آغاز تا انجام میں انہوں نے زیادہ تر کلامی اسلوب اختیار کیا ہے اور معادِ جسمانی کے بارے میں ایسے نظریات پیش کیے ہیں جو عام فہم ہوں۔ اگرچہ وہ فلسفے میں ملا صدرا کے فکری دائرے سے وابستہ ہیں، لیکن معادِ انسانی کے اثبات میں بعض امور—مثلاً جنتیوں اور جہنمیوں کی اخروی مادّہ کی نوعیت—میں انہوں نے ملا صدرا سے مختلف طریقہ اختیار کیا ہے، اور معادِ انسانی کے بعض مبادی کو اپنی فکری بصیرت اور استدلال کے ذریعے واضح کیا ہے۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو ان دونوں فلاسفہ کے نظریات انسانی معاد سے متعلق تمام مسائل کا کامل حل پیش نہیں کرتے، اور معادِ جسمانی کی توضیح اب بھی پیچیدگی اور ابہام کا شکار ہے، خصوصاً اخروی مادّہ اور اس کے اجزاء کی حقیقت کو انہوں نے صراحت سے بیان نہیں کیا۔ بعض بنیادی مباحث میں وہ مخاطبین کو مکمل طور پر مطمئن

کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ اس کے باوجود، ان دونوں کااسلوب نہایت باریک بینی اور گہرائی پر مبنی ہے، اور انہوں نے معادِ جسمانی پر وارد ہونے والے بنیادی شبہات کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے خاموش لیکن مؤثر انداز میں ان کی تردید کی ہے۔ چونکہ معاد سے متعلق اکثر شبہات انسان کی حقیقت اور اس کی شخصیت کے صحیح ادراک نہ ہونے سے پیدا ہوتے ہیں، اس لیے دونوں فلاسفہ نے نہایت لطیف اور قائل کرنے والے انداز میں حقیقتِ انسان کو واضح کیا ہے۔

آخرکار، ان کے نظریات اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ انسان کا حشر بدن اور نفس دونوں کے مجموعے کے ساتھ ہو گا، اور معاد کی مختلف ممکنہ صورتوں میں سے وہ معادِ جسمانی-روحانی (یعنی غیر عنصری بدن کے ساتھ) کے قائل ہیں۔ اگرچہ علامہ طباطبائی کا طریقہ عقل اور شرع کا امتزاج ہے لیکن اس میں شرعی پہلو زیادہ نمایاں ہے؛ جبکہ ملا صدرا کا طریقہ—ان کے اپنے دعوے کے برخلاف کہ معادِ جسمانی کی عقلی تفسیر میں شرع کو مقدم رکھا جائے اور مکاشفات سے اجتناب کیا جائے—حقیقت میں عقلی، وحیانی اور عرفانی عناصر کا مجموعہ قرار دیا جا سکتا ہے۔

*****

References

1. Mohammad Taqavi, *"Maʿād-shenāsi-ye Mullā Ṣadrā va Masʾaleh-ye Nafs va Maʿād,"* in Majmūʿeh-ye Maqālāt-e Hamāyesh-e Jahāni-ye Ḥakim Mullā Ṣadrā, Vol. 11 (Tehran, Entasharaat Bonyād-e Ḥekmat-e Islāmi Ṣadrā, 1378 SH), 457–466.

محمد تقوی، "معادشناسی "ملاصدراومسئلہ نفس ومعاد، مجموعہ مقالات ہمایش جہانی حکیم ملاصدرا، ج 11، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1378ھ ش)، 457—466۔

2. Murtaza Pouyan, *Maʿad-e Jismani dar Hikmat-e Mutaʿaliyyah*, (Qom, Entasharaat Bustan-e Kitab, 1389 SH), 19.

مرتضی پویان، معادجسمانی درحکمت متعالیہ، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1389ھ ش)، 19۔

3 . Syed Jalal al-Din, Ashtiyani, *Sharh bar Zad al-Musafir*, (Qom, Entasharaat Bustan-e Kitab, 1381 SH), 9.

سید جلال الدین، آشتیانی، شرح برزادالمسافر، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1381)، 9۔

4. Mullā Ṣadrā, *Risāla-yi Se Asl (Treatise on the Three Principles)*, Edited, Verified, and introduced by Syed Hassan Nasr, (Tehran, Entasharaat Bonyād-e Ḥekmat-e Islāmi Ṣadrā, 1381 SH), 41.

ملا صدرا، رسالہ ی سہ اصل تصحیح، تحقیق و مقدمہ دکتر سید حسن نصر، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1381ھ ش)،

41۔

5. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, edited and introduced by Mohammad Zabihi and Jafar Shah Nazari, under the supervision of Ayatollah Seyyed Mohammad Khamenei, (Tehran, Entasharaat Bunyad Hikmat Islami Sadra, 1381 SH), 637.

ملا صدرا، المبدا والمعاد، تصحیح، تحقیق و مقدمہ دکتر محمد ذبیحی و جعفر شاہ نظری بہ اشراف آیت اللہ سید محمد خامنہ ای، (تہران انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1381)، 637۔

6 .Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Edited, Tehqeeq & Muqadma Dr. Raza Akbarian, bah Ashraf Syed Muhammad Khamenei, Vol. 9, (Tehran, Entasharaat Bunyaad Hikmat Islami Sadra, 1382 SH), 266.

ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الأسفار الأربعۃ، تصحیح تحقیق و مقدمہ دکتر رضا اکبریان بہ اشراف آیت اللہ سید محمد خامنہ ای، ،ج 9

(تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1382)، 266۔

7. Zain al-ʿAbidin Qorbani, "How Life after Death Occurs according to Mullā Ṣadrā and Others," in Mullā Ṣadrā and the Problem of the Soul and Resurrection, vol. 11 (Tehran: Sadra Islamic Philosophy Foundation, 1378 Sh.), pp. 316–342.

زین العابدین، قربانی، چگونگی زندگی پس از مرگ بہ عقیدہ ی ملا صدرا و دیگران ملا صدرا و مسئلہ نفس و معاد، مجموعہ مقالات ہمایش جہانی حکیم ملا صدرا، ج 11، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1378)، 316-342۔

8. Ibid, 317.

ایضاً، 317۔

9. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, 226.

ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الأسفار الأربعۃ 226۔

10. Ibid، 266.

ایضاً، 266۔

11. Bankdār, Hasan ʿAlī, *Āyīnah-yi Ākhirat (Barrasi-yi Maʿād az Negāh-I Mullā Ṣadrā)*, (Qom, Entasharaat Bustān-e Ketāb, 1389 SH), 15.

بنکدار، حسن علی، آیینہ آخرت (بررسی معاد از نگاہ ملا صدرا)، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1389)، 15۔

12. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, 249.

ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الأسفار الأربعۃ 249۔

13. Allāmah Muḥammad Ḥussain, Ṭabāṭabāʾī, *Qurʾān dar Islām*, Edited: Syed Hadi Khosrowshahi, (Qom, Entasharaat Bustan-e Kitab, 1389 SH), 47.

علامہ محمد حسین، طباطبائی، "قرآن در اسلام"، بہ کوشش سید ہادی خسروشاہی، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1389)، 47۔

14. Mullā Ṣadrā, *Tafsīr-I Qurʾān-I Karīm*, Tasahi & Tehqeeq: Muḥammad Khājavī, Muqadma: Āyatollāh Syed Muḥammad Khamenei, Vol.7, (Tehran, Entasharaat Bunyad Hikmat Sadra, 1389 SH), 241.

ملا صدرا، تفسیر قرآن کریم، تصحیح و تحقیق محمد خواجوی، مقدمہ و اشراف آیت اللہ سید محمد خامنہ ای، ج 7، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1389)، 241۔

15. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, Vol. 2, 657.

ملا صدرا، المبدا والمعاد، ج2، 657۔

16. Muḥammad Ḥusayn Ṭabāṭabāʾī, *Tafsīr al-Mīzān*, Tarjamah: Syed Muḥammad Bāqir Mūsavī Hamadānī, Vol. 16, (Qom, Daftar-e Entasharaat Islāmī, 1376 SH), 395.

محمد حسین، طباطبایي، تفسیر المیزان، ترجمہ: سید محمد باقر موسوی ہمدانی، ج16، (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1376)، 395۔

17. Ibid, 378.

ایضاً، 378۔

18. Ibid, Vol. 11, 461.

ایضاً، ج11، 461۔

19. ʿAllāmah Muḥammad Ḥussain, Ṭabāṭabāʾī, *Insān az Āghāz tā Anjām*, Tarjmah wa Tablighaat: Ṣādiq Lārījānī, Edited: Syed Hādī Khosrowshāhī, (Qom, Entasharaat Bustān-e Ketāb, 1387 SH), 119.

علامہ محمد حسین، طباطبائی، انسان از آغاز تا انجام، ترجمہ و تعلیقات: صادق لاریجانی بہ کوشش سید ہادی خسروشاہی، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1387)، 119۔

20. Ṭabāṭabāʾī. *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 20, 612.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج20، 612۔

21. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, 716.

ملا صدرا، المبدا والمعاد، 716۔

22. Mullā Ṣadrā, *Asrār al-Āyāt*, Tehqeeq: Syed Muḥammad Mūsavī, (Tehran, Entasharaat Ḥikmat, 1385 SH), 220.

ملا صدرا، اسرار الآیات، تحقیق: سید محمد موسوی، (تہران، انتشارات حکمت، 1385)، 220۔

23. Ibid, 270.

ایضاً، 270۔

24. Ṭabāṭabāʾī. *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 18, 65.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج18، 65۔

25. Muhammad Hussain, Rakhshād, *Dar Maḥḍar-i ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī (Majmūʿah-yi Porsish-hā wa Pāsukh-hā-yi Chehre-be-Chehre bā ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī)*, (Tehran, Entasharaat Mowsaa Farhangi Samāʾ, 1387 SH), 257.

رخشاد، محمد حسین، در محضر علامہ طباطبائی (مجموعہ پرسش ہا و پاسخ ہای چہرہ بہ چہرہ با علامہ طباطبائی)، (تہران، انتشارات موسسہ فرہنگی سماء، 1387)،257۔

26. Ṭabāṭabāʾī, *Qurʾān dar Islām*, 109-119.

طباطبائی،"قرآن در اسلام"، 109۔119۔

27. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, Vol. 9, 280.

ملاصدرا، المبدا والمعاد، ج9، 280۔

28. Ibid, 283.

ایضاً،283۔

29. Rakhshād, *Dar Maḥḍar-i ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī (Majmūʿah-yi Porsish-hā wa Pāsukh-hā-yi Chehre-be-Chehre bā ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī)*, 257.

رخشاد، در محضر علامہ طباطبائی (مجموعہ پرسش ہا و پاسخ ہای چہرہ بہ چہرہ با علامہ طباطبائی)، 257۔

30. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Vol. 9, 367.

ملاصدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الاسفار الاربعۃ، ج9، 367۔

31. Ibid, 390.

ایضاً، 390۔

32. Allāmah Muḥammad Ḥusayn Ṭabāṭabāʾī, Ṭabāṭabāʾī, *Taʿālīm-i Islām (Teachings of Islam)*, Edited: Syed Hadi Khosrowshahi, (Qom, Entasharaat Bustan-e Ketab, 1389 SH), 187.

محمد حسین، طباطبائی، تعالیم اسلام، بہ کوشش سید ہادی خسروشاہی، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1389)، 187۔

33 Allāmah Muḥammad Ḥussain, Ṭabāṭabāʾī, *Shīʿa dar Islām, (Shi'ite Islam)*, (Qom, Daftar-e Entasharaat Islāmī, 1383 SH), 158.

محمد حسین، طباطبائی، شیعہ دراسلام، (قم، دفتر انتشارات اسلامی، 1383ش)،158۔

34. Ṭabāṭabāʾī. *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 19, 273.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج19، 273۔

35. Ibid, Vol.25, 602.

ایضاً، ج29، 602۔

36. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Vol. 9, 242.

ملاصدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الاسفار الاربعۃ، ج9، 242۔

37. Rakhshād, *Dar Maḥḍar-I ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī (Majmūʿah-yi Porsish-hā wa Pāsukh-hā-yi Chehre-be-Chehre bā ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī)*, 255.

رخشاد، در محضر علامہ طباطبائی (مجموعہ پرسش ہا و پاسخ ہای چہرہ بہ چہرہ با علامہ طباطبائی)، 255۔

38. Ibid, 262.

ایضاً، 262۔

39 . Mullā Ṣadrā, *Sharḥ al-Hidāyah al-Athīriyyah*, Vol. 1; (Beirut, Mu'assasat al-Tarikh al-'Arabi, 1422 AH), 40.

ملا صدرا، شرح ہدایۃ الاثیریہ، ج1، (بیروت: موسسۃ التاریخ العربی، چاپ اول، ۱۴۲۲ھ)، 40۔

40. Mullā Ṣadrā, *Tafsīr-I Qurʾān-I Karīm*, Vol. 7, 127.

ملا صدرا، تفسیر قرآن کریم، ج7، 127۔

41. Mullā Ṣadrā. *Majmūʿeh Rasāʾil-i Falsafī (Collection of Philosophical Treatises)*، Supervised: Āyatollāh Syed Muhammad Khamenei. Tashai & Tehqeeq: Mahmoud Yousef Sani & Hamed Naji Esfahani, Vol. 2, (Tehran, Entasharaat Bunyad Hikmat Islami Sadra, 1389 SH), 199.

ملاصدرا، مجموعہ رسائل فلسفی، بہ اشراف آیت اللہ سید محمد خامنہ ای، تصحیح، تحقیق و مقدمہ: محمود یوسف ثانی و حامد ناجی اصفہانی، ج2، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1389)، 199۔

42. Ṭabāṭabāʾī, *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 19, 271.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج19، 271۔

43. Ibid, Vol.18, 178.

ایضاً، ج18، 178۔

44. Ibid, Vol. 3, 115.

ایضاً، ج3، 115۔

45. Ibid, Vol.17, 178.

ایضاً، ج17، 178۔

46. Ibid, Vol. 20, 612.

ایضاً، ج20ص612

47 . Mullā Ṣadrā. *Al-Maẓāhir al-Ilāhiyyah fī Asrār al-ʿUlūm al-Kamāliyyah*، Tashai, Tehqeeq & Muqadma: Āyatollāh Syed Muhammad Khamenei, (Tehran, Entasharaat Bunyad Hikmat Islami Sadra, 1378 SH), 94.

ملا صدرا، المظاہر الالٰہیہ فی اسرار العلوم الکمالیۃ، تصحیح، تحقیق و مقدمہ: آیت اللہ سید محمد خامنہ ای، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا، 1378)، 94۔

48. Ibid, 87.

ایضاً، ص87

49. Mullā Ṣadrā, *Al-Shawāhid al-Rubūbiyyah fī al-Manāhij al-Sulūkiyyah*, With glosses: Ḥakīm Mullā Hādī Sabzawārī, Muqadmah, (Tehran, Entasharaat Bunyad Hikmat Islami Sadra, 1388 SH), 346.

ملا صدرا، الشواہد الربوبیۃ فی المناہج السلوکیۃ، با حواشی حکیم ملاہادی سبزواری، مقدمہ، (تہران، انتشارات بنیاد حکمت اسلامی صدرا،1388)، 346۔

50. Ṭabāṭabāʾī, *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 17, 178.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج17، 178۔

51. Ibid, Vol.13, 352.

ایضاً، ج13، 352۔

52. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, Vol. 2, 657.

ملاصدرا، المبداوالمعاد، ج2، 657۔

53. Ibid, 490.

ایضاً، 490۔

54. Ṭabāṭabāʾī, *Shiʿa dar Islam*, 158.

طباطبائی، شیعہ در اسلام، 158۔

55. Ṭabāṭabāʾī, *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 16, 395.

طباطبائی، تفسیر المیزان، ج16، 395۔

56. Ibid, Vol.10, 174.

ایضاً، ج10، 174۔

57. Ibid, Vol.7, 205.

ایضاً، ج7، 205۔

58. Ghulam Ḥussain, Ibrāhīmī Dīnānī, *Maʿād az Didgāh-i Ḥakīm Mudarris Zanūzī*, (Qom, Entasharaat Ḥikmat, 1382 SH), 28.

غلام حسین، ابراہیمی دینانی، معاد از دیدگاہ حکیم مدرس زنوزی، (قم، انتشارات حکمت، 1382 ش)، 28۔

59. Murtazā, Muṭahharī, *Maʿād*, (Tehran, Entasharaat Ṣadrā, 1385 SH), 61.

مرتضی، مطہری، معاد، (تہران، انتشارات صدرا، 1385 ش)، 61۔

60. Muḥammad Razā, Ḥakīmī, *Maʿād-i Jismānī dar Ḥikmat-i Mutaʿāliyah*, (Qom, Entasharaat Dalīl-e Mā, 1383 SH), 327.

محمد رضا، حکیمی، معاد جسمانی در حکمت متعالیہ، (قم، انتشارات دلیل ما، 1383 ش)، 327۔

61 . Jaʿfar. Anvārī, *"Maʿād-i Jismānī az Negāh-i Ḥakīmān-i Ilāhī"*, Maʿrifat-e Falsafī Journal, Serial Issue:21, (1387 SH): 58.

جعفر،انواری، "معاد جسمانی از نگاه حکیمان الہی"، مجلّہ معرفت فلسفی، مسلسل شمارہ 21، (1387ش): 58۔

62. Muṭahharī, *Maʿād*, 194.

مطہری، معاد،194۔

63. Ṭabāṭabāʾī, *Qurʾān dar Islām*, 47.

طباطبائی،"قرآن در اسلام"، 47۔

64. Ṭabāṭabāʾī, *Insān az Āghāz tā Anjām*, 67.

طباطبائی،انسان ازآغازتاانجام، 67۔

65 . Murtaza, Pouyan, *Maʿād Jismani dar Hikmat Mutahlia*, (Qom, Entasharaat Bustan-e Ketab, 1389 SH) 665.

مرتضی، پویان، معاد جسمانی در حکمت متعالیہ، (قم، انتشارات بوستان کتاب، 1389)،665۔

66. Mullā Ṣadrā, *al-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, Vol. 2, 691.

ملاصدرا،المبدأوالمعاد، ج2، 691۔

67 . Mullā Ṣadrā, *Al-Shawāhid al-Rubūbiyyah fī al-Manāhij al-Sulūkiyyah*, 347.

ملاصدرا، الشواہد الربوبیۃ فی المناہج السلوکیۃ، 347۔

68. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Vol. 9, 215.

ملاصدرا،الحکمۃالمتعالیہ فی الاسفارالاربعۃ،ج9، 215۔

69. Ṭabāṭabāʾī, *Tafsīr al-Mīzān*, Vol. 11, 461.

طباطبائی، تفسیرالمیزان،ج11، 461۔

70. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Vol.9, 269.

ملاصدرا،الحکمۃالمتعالیہ فی الاسفارالاربعۃ،ج9، 269۔

71 Mullā Ṣadrā, *Mai-Mabdaʾ wa al-Maʿād*, 680.

ملاصدرا،المبدأوالمعاد،680۔

72. Ibid.

ایضاً۔

73. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, Vol. 9, 543.

ملاصدرا،الحکمۃالمتعالیہ فی الاسفارالاربعۃ،ج9، 543۔

74. Mullā Ṣadrā, *Asrār al-Āyāt*. 182.

ملا صدرا، اسرار الآیات، 182۔

75. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, 543.

ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الأسفار الأربعۃ، 543۔

76. Rakhshād, *Dar Maḥḍar-I ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī (Majmūʿah-yi Porsish-hā wa Pāsukh-hā-yi Chehre-be-Chehre bā ʿAllāmah Ṭabāṭabāʾī)*, 257.

رخشاد، در محضر علامہ طباطبایی (مجموعہ پرسش ہا و پاسخ ہای چہرہ بہ چہرہ با علامہ طباطبایی)، 257۔

77. Mullā Ṣadrā, *Al-Ḥikmah al-Mutaʿāliyah fī al-Asfār al-ʿAqliyyah al-Arbaʿah*, 316.

ملا صدرا، الحکمۃ المتعالیہ فی الأسفار الأربعۃ، 316۔

78. Mullā Ṣadrā, *Al-Shawāhid al-Rubūbiyyah fī al-Manāhij al-Sulūkiyyah*, 402.

ملا صدرا، الشواہد الربوبیۃ فی المناہج السلوکیۃ، 402۔